www.KitaboSunnat.com

مضمون

کتب خانہ اسکندریہ

جسمین اصول روایت و درایت سے قطعی طور پر یہ بات ثابت کیگئی ہے کہ کتب خانہ اسکندریہ
کے جلانیکا الزام جو مسلمانون پر لگایا جاتا ہے محض غلط ہے — اس مضمون مین
علاوہ انگریز مورخون کے جرمن و فرانس کے مشہور اور مستند مصنفون کے
اقوال سے استناد کیا گیا ہے اور جن وجوہ سے ابتک ممالک یورپ مین
یہ غلطی چلی آتی تھی اونکی حقیقت علانیہ ظاہر کر دی گئی ہے —

مرتبہ

شبلی نعمانی

مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ باہتمام منشی قادر علیخان صوفی

سنہ ۱۸۹۲ عیسوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

U7270

— MAZMOON KUTB KHANA ESKANDERIYA.

— Murattiba Shibli Nemani.

— Matba Mufeed Aam (Agra).

— 1894

— 76

—

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضمون

کتب خانہ اسکندریہ

پر

جسمین اصول روایت و درایت سے قطعی طور پر یہ بات ثابت کیگئی ہی کہ کتب خانہ اسکندریہ کے جلانیکا الزام جو مسلمانون پر لگایا جاتا ہی محض غلط ہی — اس مضمون مین علاوہ انگریزی مورخون کے جرمن و فرانس کے مشہور اور مستند مصنفون کے اقوال سے استناد کیا گیا ہی اور جن وجوہ سے ابتک ممالک یورپ مین یہ غلطی چلی آتی تھی اونکی حقیقت علانیہ ظاہر کردی گئی ہی —

مرتبہ

شبلی نعمانی

مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ باہتمام منشی قادر علیخان صوفی

سنہ ۱۸۹۲ عیسوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضمون

کتب خانۂ اسکندریہ

پر

جسمین اصول روایت و درایت سے قطعی طور پر یہ بات ثابت کیگئی ہے کہ کتب خانۂ اسکندریہ کے جلانیکا الزام جو مسلمانون پر لگایا جاتا ہے محض غلط ہے - اس مضمون مین علاوہ انگریز مؤرخون کے جرمن و فرانس کے مشہور اور مستند مصنفون کے اقوال سے استناد کیا گیا ہے اور جن وجوہ سے ابتک ممالک یورپ مین یہ غلطی چلی آتی تھی انکی حقیقت علانیہ ظاہر کر دی گئی ہے -

مرتبہ

شبلی نعمانی

مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ باہتمام منشی فدا علیخان صوفی

سنہ ۱۸۹۲ عیسوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجملہ اون افسوسناک غلطیون کے جو یورپ مین اسلامی تاریخ کے متعلق کسی زما[نہ]
مین پیدا ہوگئی تہین اور ابتک قائم ہین ایک یہ واقعہ بہی ہے۔

اگرچہ ایک زمانہ دراز سے یورپ کو مسلمانون کے حالات سے واقف ہونیکے ذریعے
حاصل ہین لیکن موجودہ علم تاریخ کی ابتدا جس دور سے شروع ہوتی ہے وہ کروسیڈ یعنی صلیبی
لڑائیان ہین۔ اس زمانہ مین یورپ نے مسلمانون کو جس حیثیت سے جانا اور پہچانا وہ صرف
یہہ حیثیت تہی کہ مسلمان جنگجو ہین۔ غارتگر ہین۔ وحشی ہین۔ اور سب سے بڑہکر یہہ کہ [تما]م
مذاہب اور عیسائیون کے قبلہ (بیت المقدس) کے دشمن ہین۔

یہی زمانہ یورپ کی تہذیب ظلمت سے نکلنے کا بہی زمانہ ہے۔ کیونکہ جیسا کہ اکثر مورخون۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اور رفتہ رفتہ نا قریاں سکے۔ جنانچہ ترقی کی جسکے بعد صرف ابولفرج بٹر بایک کا تہیہ باقی رہجاتا
ابوالفرج نے سُریانی زبان مین ایک نہایت بسیط تاریخ لکھی جسکا ماخذ سریانی۔ عربی۔ فارسی
اور یونانی کتابین تھین۔ اس بڑی کتاب کا اوسنے عربی زبان مین ایک خلاصہ لکھا جسکا نام
مختصر الدول ہی اور جسکو ڈاکٹر پوکاک پروفیسر اکسفورڈ کالج نے ۱۶۶۳ء مین لاٹن ترجمہ کے
ساتھہ چھاپا۔ اس خلاصے کے مختلف نسخے ہین اور سب ناکامل ہین۔ اور بعض واقعات اصل
سُریانی کتاب سے زائد ہین۔ یہہ امر مشتبہ ہی کہ یہہ زائد واقعات خود ابوالفرج نے بڑہانے یا
کسی اور نے الحاق کیئے۔

ابوالفرج کی مختصر الدول

یہی خلاصہ ہی جسمین سب سے اول اسکندریہ کے کتب خانے جلائے جانیکے واقعہ کا ذکر کیا گیا
ہی اور اسی کے لاٹن ترجمہ کے ذریعہ سے تمام یورپ مین یہ روایت پہنچی۔ مسٹر گبن اپنی تاریخ مین
لکھتے ہین کہ جب سے ابوالفرج کی تاریخ لیٹن مین ترجمہ ہوکر دنیا مین شائع ہوئی یہہ قصہ بار بار
منقول ہوا ہی" واشنگٹن ارونگ، وارتھر گلین ایم اے وسٹر کرچٹن اور بہت سے یورپین
مصنفین نے صاف تصریح کی ہی کہ یورپ مین یہ روایت ابوالفرج کے ذریعہ سے پہونچی۔
یہہ زمانہ یورپ کی نہایت تعصب اور جہالت کا زمانہ تھا اور اسلیئے وہان مسلمانون کے متعلق
تمام اس قسم کی روایتین صحیح ہون یا غلط فورًا قبول کرلیجاتی تھین جنسے مسلمانونکی نسبت
نفرت انگیز خیالات پیدا ہون۔ غرض یورپ کے ہر حصہ مین یہہ واقعہ مشہور ہوگیا اور رفتہ رفتہ
تیزی سے وہ یورپین لٹریچر کا عنصر بنگیا۔ اس واقعہ کو جس عبارت مین ابوالفرج[1] نے لکھا ہی

[1] دیکھو تاریخ مختصر الدول مصنفہ ابوالفرج مطبوعہ لندن ۱۶۶۳ء صفحہ ۱۸۰ او ۱۸۱۔

www.KitaboSunnat.com

اوسکا لفظی ترجمہ یہہ ہی۔

سا اوس زمانہ مین ہم لوگون مین یحیی نحوی جو ہماری زبان مین غراماطیقوس کے لقب سے ملقب ہی مشہور ہوا وہ اسکندریہ کا رہنے والا تھا اور یعقوبی عیسائیون کا عقیدہ رکھتا تھا اور ساوری کے عقیدہ کی تائید کرتا تھا۔ پہر عیسائیون کے عقیدہ تثلیث سے منکر ہوا۔ اسپر مصر مین تمام پادری جمع ہوئے اور اوس سے درخواست کی کہ اس عقیدہ سے باز آئے اوسنے نہ مانا۔ اسپر پادریون نے اوسکا رتبہ گھٹا دیا۔ وہ بہت دنون تک زندہ رہا۔ یہانتک کہ عمرو بن العاص نے اسکندریہ کو فتح کیا۔ وہ عمرو کے پاس حاضر ہوا عمرو اوسکی لیاقت سے واقف ہو چکا تھا اسلیئے اوسنے اوسکی بہت عزت کی اور اوس سے وہ فلسفیانہ بحثین سنین جس سے اہل عرب کبہی آشنا نہ تھے۔ عمرو کے دل پر ان بحثون نے بہت اثر کیا اور وہ اوسپر فریفتہ ہوگیا عمرو عاقل خوش فہم صحیح الفکر شخص تھا اسلیئے اوسنے یحیی کی صحبت کو لازم پکڑ لیا اور اوسکو اپنے پاس سے جدا نہ کرتا تھا۔

ابوالفرج کی اصل عبارت کا ترجمہ

ایک دن یحیی نے عمرو سے کہا کہ اسکندریہ کے تمام قسم کی چیزون پر آپ قابض ہین سو جو چیزین کہ آپکے کام کی ہین مین اونسے تعرض کرنا نہین چاہتا لیکن جو چیزین آپکے کام کی نہین اونکے تو ہمین لوگ زیادہ مستحق ہین۔ عمرو نے کہا تمکو کیا درکار ہے۔ یحیی نے کہا فلسفہ کی وہ کتابین جو شاہی کتب خانون مین ہین۔ عمرو نے کہا اس امر کی نسبت مین امیر المومنین عمر بن الخطاب کی اجازت کے بغیر کوئی حکم نہین دے سکتا۔ عمرو نے یحیی کی درخواست کی اطلاع عمر بن الخطاب کو دی۔ وہان سے جواب آیا کہ جن کتابون کا تمنے ذکر کیا ہی اگر وہ خدا کی کتاب کے موافق ہین تو خدا کی کتاب کے ہوتے اونکی کوئی ضرورت نہین اور اگر اونکے مضامین۔ خدا کی کتاب کے مخالف ہین تو تم اونکو برباد کرنا شروع کرو۔" عمرو بن العاص نے اون کتابونکو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکندریہ کے حماموں مین تقسیم کرنا اور انکو جلوانا شروع کیا۔ پس وہ چھہ مہینے کی مدت مین جلکر تمام ہوین۔ سو جو کچھہ ہوا اوسکو سنو اور تعجب کرو“ ۔

سب سے پہلے گبن نے اس واقعہ سے انکار کیا۔

یہہ واقعہ اسی طرح برابر تسلیم ہوتا آتا تھا اور کسیکو اوسکی نسبت تحقیق و تفتیش کا خیال تک نہ آیا۔ سب سے پہلے مشہور مورخ گبن نے جو تاریخ کے طرز خاص کا بانی ہے۔ اس واقعہ کو تحقیق کی نگاہ سے دیکھا اور لکھا کہ مین اس واقعہ کی اصلیت اور اوسکے نتائج دونون کے انکار کیطرف مائل ہون۔ گبن نے اپنے انکار کی مختلف وجہین قائم کین جنمین سے ایک یہہ ہے کہ ابو الفرج واقعہ مبحوث فیہ سے پانسو برس بعد پیدا ہوا اور اوسکے سوا کسی اور مورخ حتی کہ خود عیسائی مورخون نے اس واقعہ کا کہین ذکر نہین کیا۔ اسلیے ابو الفرج کی شہادت کیونکر معتبر ہو سکتی ہے گبن کے اس انکار کے بعد یورپ خواب غفلت سے چونکا اور متعدد علما اوسکی تحقیق مین مصروف ہوے۔ اگرچہ گبن کے بعد اس واقعہ کے متعلق دو فریق موافق و مخالف قائم ہو گئے لیکن چونکہ اسقدر عموماً مسلم تھا کہ پہلی صدی ہجری مین اسلام کے متعلق یورپ مین کوئی تصنیف نہین لکھی گئی اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت اور خلفاے اربعہ کے حالات مین آج تک یورپ مین جسقدر تاریخین لکھی گئی ہین یا لکھی جا رہی ہین عموماً اسلامی تصنیفات سے ماخوذ ہین۔ اسلیے خود اوس فریق کو بھی جو اس واقعہ کو صحیح ثابت کرنا چاہتا تھا عربی ہی تاریخون کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ مسٹر کرحٹن جنہون نے گبن کے انکار پر نہایت غصہ ظاہر کیا اپنی کتاب تاریخ اسلام مین لکھتے ہین۔ اگر یہہ واقعہ صرف اوس اجنبی شخص (ابو الفرج) کے بیان پر جسنے چھہ سو برس کے بعد اس واقعہ کو تحریر کیا مبنی ہوتا تو ہمکو آزمایش کی غرض (ابو الفرج)

اہل یورپ اس واقعہ کی روایت کو صرف عربی تاریخون سے ماخوذ بتاتے ہین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

سکے بیان کے تسلیم کرنے مین تامل ہوتا لیکن یہہ واقعہ صرف ویکی سند پر مبنی نہین ہی بلکہ برخلاف اسکے مقریزی اور عبداللطیف نے جنہون نے مصر کی تاریخ قدیم پر تصنیفات لکہی ہین اس واقعہ کو بیان کیا ہی۔ مسٹر کریل نے نہایت انصاف کے ساتھہ علانیہ اسکا اعتراف کیا ہی وہ لکھتے ہین کہ "جہانتک مجھے یاد ہی یہہ واقعہ پہلے پہل عبداللطیف کی تاریخ مین جو اس واقعہ کے پانسو برس بعد پیدا ہوا مذکور ہوا ہی"۔

اس امر کے طی ہو جانیکے بعد کہ اس واقعہ کا ماخذ جو کچہہ ہی صرف عربی تاریخین ہین ہمکو اس بحث کا فیصل کرنا نہایت آسان ہی کیونکہ عرب کی تصنیفات سے واقف ہو جانیکا استحقاق یورپ کی بہ نسبت ہمکو زیادہ ہی وصاحب البیت ادری بما فیھا۔ گھر کا حال گھر کا آدمی خوب جانتا ہی۔

یورپین مصنفین جنہون نے اس واقعہ کو ثابت کرنا چاہا ہی سند مین عبداللطیف بغدادی مقریزی۔ حاجی خلیفہ کا نام لیا ہی اور کہا ہی کہ "یہہ مورخین نہایت معتبر ہین اور انکی شہادت سے انکار نہین کیا جا سکتا"۔ مین نے جہان تک دیکھا اور پڑہا یورپ نے ہمیشہ انہی مورخین کا نام لیا ہی۔ ایک ناواقف انگریز نے ابن خلدون کا بہی حوالہ دیا ہی اور جہوٹ سے شرم نہ کر کے لکھا ہی کہ "ابن خلدون نے حضرت عمر کے حالات مین یہہ روایت بیان کی ہی" لیکن ابن خلدون کی تاریخ ایک عام اور مشہور کتاب ہی۔ حضرت عمر کی تمام تاریخ مین اس واقعہ کے متعلق ایک حرف بہی مذکور نہین غرض ابن خلدون کے علحدہ کرنیکے بعد صرف تین مذکورہ بالا مصنفین پر اس روایت کا مدار رہ جاتا ہی۔ اب ہم مورخانہ اصول سے اس روایت کی تحقیق پر متوجہ ہوتے ہین جسکے ذیل مین ہم یہہ بہی کہینگے کہ یورپین مورخین نے ان مصنفون سے استناد کرتے ہین

www.KitaboSunnat.com

کسقدر تدلیس اور فریب سے کام لیا ہے۔

واقعات تاریخی کے ثابت کرنیکے دو طریقے ہین۔ روایت۔ درایت۔ روایت سے یہہ مطلب ہی کہ جو واقعہ بیان کیا جاتا ہی اوسکی سند اوس شخص تک اوپہنچائی جائے جو خود اوس واقعہ مین موجود رہا ہو۔ عرب کی تمام مستند تاریخین اسی اصول پر لکہی گئی ہین اور یہی وجہ ہی کہ اون مین اَخۡبَرَنَا وَحَدَّثَنَا کے ذریعہ سے سند کا تمام سلسلہ مذکور کیا جاتا ہی اور اون تمام راویون کا نام لیا جاتا ہی جنکے ذریعہ سے واقعہ کی سند اوس شخص تک پہونچتی ہے جو خود اوس واقعہ مین شریک تہا۔ چوتہی صدی تک اسلامی تاریخون کا یہی طرز رہا اور گو زمانہ مابعد مین اوسکا رواج کم ہو چلا لیکن گذشتہ تین صدیون کے واقعات مین اب تک اسکا لحاظ ہی یعنی اوس زمانہ کے اونہی واقعات کا اعتبار کیا جاتا ہی جو سلسلہ سند کے ساتہہ ثابت ہون۔

درایت سے یہہ غرض ہی کہ جو واقعہ بیان کیا جاتا ہی اوسپر اس لحاظ سے غور کیجائے کہ وہ طبیعت انسانی کے اقتضاء زمانہ کی خصوصیتون منسوب الیہ کے حالات۔ اور اس قسم کے اور قرائن کے ساتہہ مطابقت رکہتا ہی یا نہین ہے۔ اگر وہ واقعہ اس معیار پر پورا نہین اترتا تو اوسکی صحت مشتبہ ہوگی یعنی احتمال ہوگا کہ روایت کے تغیرات نے واقعہ کی صورت بدل دی ہی۔

اس واقعہ کی تحقیق مین بہی ہمکو انہی دو اصول سے کام لینا چاہیئے۔

اس واقعہ کی تحقیق روایت کے لحاظ

چونکہ اس بحث مین مقدمہ کے دو فریقون مین سے ایک نافی اور دوسرا مثبت ہی اور چونکہ اس قسم کے مقدمات مین بار ثبوت ہمیشہ اوس فریق پر ہوتا ہی جو ثبوت کا مدعی ہی اس لیئے اول ہمکو اون شہادتون پر غور کرنا چاہیئے جو واقعہ کے اثبات مین پیش کیجاتی ہین۔ ہمکو جہانتک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہی (اور ہم دعوی کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ کوئی شخص اس بحث مین اس سے زیادہ ثابت نہین کرسکتا) یورپ کے تمام مصنفین جو اس دعوی کو ثابت کرنا چاہتے ہین اونکی دلیل روایت کی حیثیت سے صرف اسقدر ہی کہ اس واقعہ کو عبد اللطیف بغدادی - مقریزی - حاجی خلیفہ نے بیان کیا ہی۔ اب امور تنقیح طلب یہہ ہین کہ کیا ان مصنفون نے اس واقعہ کے متعلق ایسا کوئی بیان کیا ہی جو شہادت مین پیش ہو سکتا ہی؟ اور کیا اس واقعہ کے متعلق اونکی شہادت کافی ہی؟ یورپ کے مورخین جو اس واقعہ کے مدعی ہین فریب آمیز طور پر بار بار عبد اللطیف - مقریزی - حاجی خلیفہ کا نام لیا ہی - اور جنکو انکار ہی وہ ان مصنفونکی شہادت کو قابل اعتبار نہین سمجھتے اور اس طریقہ بحث نے اون یورپین مورخون کی فریب آمیزی پر پردہ ڈال رکھا ہی کیونکہ بحث اسپر محدود ہو گئی کہ عبد اللطیف وغیرہ قابل سند ہین یا نہین حالانکہ پہلی تحقیق ضروری تھی کہ عبد اللطیف وغیرہ نے کوئی شہادت بہی دی ہی یا نہین۔

پہلی ضروری بحث یہہ ہی کہ کیا ان تینون مصنفون کا بیان (جنکا بار بار نام لیا جاتا ہی) مین جداگانہ شہادتین ہین؟ مقریزی کی تاریخ مطبوعہ مصر ہماری پیش نظر ہی اوسنے جلد اول صفحہ ۱۵۱ مین عمود السواری کے بیان مین جو اسکندریہ کا ایک مشہور منارہ ہی عمود السواری کے لفظ سے عنوان قائم کیا ہی اور حرف بحرف وہ عبارت نقل کر دی ہی جو اس مینار کے ذکر مین عبد اللطیف نے لکھی تھی عبد اللطیف کی تحریر مین محض ضمنی طور پر اسکندریہ کے کتب خانہ کا ذکر آگیا تھا چونکہ مقریزی نے حرف حرف عبد اللطیف کی عبارت نقل کی ہی اسلیئے کتبخانہ کے متعلق جو عبارت ہی وہ بہی اوسیطرح منقول ہو گئی ہی - اسی بنا پر سیسو لانگل نے جو فرانس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مشہور عالم ہی مجبوراً تسلیم کیا ہی کہ مقریزی کا بیان کوئی مستقل شہادت نہین بلکہ صرف عبداللطیف کے فقرہ کی نقل ہی+ سیدیو لانگل کتبخانہ اسکندریہ کی بحث مین ہماری مخالف ہین لیکن اونکو مجبوراً یہہ امر تسلیم کرنا پڑا ہی۔ جن یورپین مورخون نے مقریزی کی اصل کتاب نہین دیکھی وہ ایمان بالغیب کے طور پر بار بار مقریزی کا نام لیتے ہین لیکن سیدیو لانگل ایسا نہین کر سکتا تھا کیونکہ اوس نے مقریزی کی کتاب کو خود پڑہا تہا۔ مقریزی نے اپنی کتاب مین اسکندریہ کی فتح کا حال نہایت تفصیل سے لکھا ہی لیکن کتبخانہ کے متعلق ایک حرف بھی نہین لکھا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ وہ واقعہ مذکورہ کو تاریخی واقعات کی فہرست مین شمار نہین کرتا۔

مقریزی کے خارج ہونیکے بعد دو نام رہ جاتے ہین عبداللطیف و حاجی خلیفہ۔ حاجی خلیفہ کا ذکر اگرچہ اکثر یورپین مورخون نے کیا ہی لیکن اوسکی خاص عبارت کا حوالہ نہین دیا کیونکہ اگر وہ ایسا کرتے تو اونکا دعوی غالباً کمزور ہو جاتا۔ ہم پروفیسر دساسی کے (جو ایک مشہور فرنچ مصنف ہین اور جو بڑے زور و شور سے اس واقعہ کو ثابت کرنا چاہتے ہین) ممنون ہین جنہون نے اس راز کو ظاہر کر دیا ہی اور حاجی خلیفہ کی عبارت نقل کر دی ہی جسکے اصلی الفاظ یہہ ہین۔

فكانت العرب في صدر الاسلام لا تعتني بشيء من العلوم الا بلغتها ومعرفة احكام شريعتها وصناعة الطب فانها كانت موجودة	اہل عرب شروع اسلام مین تمام علوم مین سے بجز لغت و احکام شریعت و طب کے کسی علم کے طرف توجہ نہین کرتے تھے صرف یہ علوم لوجہ عام حاجت کے

+ دیکھو پروفیسر دساسی کا نوٹ ترجمہ تاریخ عبداللطیف بغدادی صفحہ ۲۴۰ مطبوعہ پیرس سنہ ۱۸۱۰ء

www.KitaboSunnat.com

عند افراد منهم لحاجة الناس طرّاً اليها	بعض لوگون کے پاس موجود تھے - اور اسکا سبب تہا کہ
وذالك منهم صوناً لقواعد الاسلام	چونکہ اسلام کے قواعد و لوگونکے عقائد کے مضبوط و راسخ
وعقائد اهله عن تطرق الخلل من	نہین ہوچکے تھے اسلیے ڈر تہا کہ قدما کے علوم سے اونمین
علوم الاوائل قبل الرسوخ والاحكام	خلل نہ پیدا ہو - یہان تک کہ بیان کیا جاتا ہی کہ
حتى يروى انهم احرقوا ما وجدوا من	اون لوگون نے شہرون کے فتوحات مین جو کتابین
الكتب فی فتوحات البلاد	پائین وہ جلادین -

اس عبارت مین اسکندریہ کا تو ذکر تک نہین عام طور پر کتابونکے جلانیکا ذکر کیا ہی اور وہ بہی یروی کے لفظ سے جو ظاہر کرتا ہی کہ وہ ایک عامیانہ روایت ہی - اس عبارت کے طرز اور نظام سے ہرگز نہین پایا جاتا کہ مصنف اس واقعہ کو واقعہ مسلمہ قرار دیتا ہی - حاجی خلیفہ شروع زمانہ اسلام کی عدم اعتنا کا ذکر بیان کرتا ہی اور اوسکے ذیل مین ایک عامیانہ روایت کو اوسی عامیانہ حیثیت سے ذکر کر جاتا ہی - اسکی بالکل ایسی مثال ہی کہ جس طرح کوئی کہے کہ نپولین نے مصر مین اسلامی افسری کا دعوی کرنا چاہا اور اسکے لیے بڑے جال پہیلائے یہان تک کہ کہتے ہین کہ اوسنے جامع ازہر مین کلمہ توحید پڑہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑہی' یہہ طرز بیان کا ایک عام طریقہ ہی کہ ایسے موقعون پر ایک مقرر یا مضمون نگار ضعیف سے ضعیف روایت کا بہی ذکر کر جاتا ہی - غرض خاص کتب خانہ اسکندریہ کے جلائے جانیکا دعوی - حاجی خلیفہ کی طرف منسوب کرنا - ایسی تعجب انگیز جرأت ہی جو یورپین مورخون کے سوا اور کسی سے نہین ہوسکتی -

اب صرف عبد اللطیف بغدادی کی شہادت باقی رہ گئی - اور درحقیقت یورپین مورخون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا اخیر سہارا ابہی عبد اللطیف ہی۔ اونکی حقیقت یہہ ہی کہ عبد اللطیف نے مصر کی ایک تاریخ لکہی ہی جسکا نام کتاب الافادة والاعتبار فی الامور المشاهدة والحوادث المعاینة بارض مصر یہہ کتاب اوسنے ۱۰ شعبان سنہ ۶۰۰ ہجری مین تمام کی اور اوسکا موضوع صرف وہ حالات و واقعات ہین جو عبد اللطیف نے خود مصر مین مشاہدہ کیے۔ اسمین ایک موقع پر عمود السواری کے لفظ سے ایک عنوان قائم کیا ہی اوسکے تمام حالات بیان کیے ہین اور لکہا ہی کہ اس ستون کے گرد چارسو اور چہوٹے چہوٹے ستون تہے۔ یہ حالات لکہتے لکہتے اخیر مین ضمناً یہہ عبارت لکہی ہی۔

ويذكر ان هذا العمود من جملة اعمدة كانت تحمل رواق ارسطاطاليس الذي كان يدرس به الحكمة وانه كان دار علم وفيه خزانة كتب حرقها عمرو بن العاص باشارة عمر بن الخطاب	اور کہا جاتا ہی کہ یہ ستون منجملہ اون ستونون کے ہی جنپر چہت قائم تہی جو ارسطو کا رواق تہا اور جہان ارسطو حکمت کا درس دیا کرتا تہا اور یہہ کہ وہ دار العلم تہا اور اوس مین وہ کتب خانہ تہا جسکو عمرو بن العاص نے عمر بن الخطاب کے اشارہ سے جلادیا۔

عبد اللطیف کی اصل عبارت

اس عبارت سے ہر شخص سمجہ سکتا ہی کہ عبد اللطیف نے اس واقعہ کو کس حیثیت سے ذکر کیا ہی عبد اللطیف کا یہ تمام قول "یذکر" کے تحت مین ہی جس سے کسی طرح یہ ظاہر نہین ہو سکتا کہ وہ اس واقعہ کو خود خاص حیثیت سے لکہتا ہی یا اوسکو تسلیم کرتا ہی مسٹر کریل جرمنی اپنے ضمیمہ ان مین عبد اللطیف کا قول نقل کرنیکے بعد لکہتے ہین "یہ بیان محض علیٰ سبیل التذکرہ معلوم ہوتا ہی اور اس سے خاص کوئی غرض نہین معلوم ہوتی۔ کیسی خاص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصل واقعہ کا یاد دلانا نہین ہی بلکہ محض ایک مشہور بات کا اعادہ کر دینا ہی جسکو اوس زمانہ کے سیاحون نے بارہا کیا ہی اور یہہ من قبیل اوسی قسم کی غیر معتبر اور خلاف عقل بیانات کی ہی جو زمانۂ وسطی کے سیاحون مین بیت المقدس کے مقام کے بارہ مین مشہور تہےؔ ایک مزے کی بات یہہ ہی کہ عبد اللطیف نے چونکہ بازاری گپون کا ذکر کیا ہی اسلیے اس جملہ مین جتنے واقعات بیان کیے اتفاق سے سب غلط تہے ۔ نہ یہہ مقام ارسطو کا رواق تہا نہ ارسطو نے کبہی وہان درس دیا ایک مضمون نگار نے جسنے اسپیکٹیٹر مورخہ ۱۳ ؍ جون مین اس مضمون پر ایک بحث لکہی ہی عبد اللطیف کے بیان کی غلطی سے عجیب لطف سے استدلال کیا ہی ۔ وہ کہتا ہی کہ کتب خانہ کا جلایا جانا تو ایک طرف عبد اللطیف نے اسکے ساتہہ اور جو واقعات بیان کیے وہ کونسے سچ ہین !!!

یہہ ہی حقیقت اون سندون اور روایتون کی جن پر یورپین مؤرخون نے اپنی چہار کہی ہی ۔ ان مصنفون نے اس بحث مین جس قسم کی تدلیس سے کام لیا ہی حقیقت مین وہ نہایت تعجب انگیز ہی ۔ عبد اللطیف وغیرہ کی جو اصل عبارتین ہمنے نقل کی ہین اونسے ناظرین کو معلوم ہو سکتا ہی کہ مقریزی نے خود اس واقعہ کو نہین بیان کیا بلکہ عمود السواری کے ذکر مین عبد اللطیف کی عبارت نقل کر دی ہی جسمین ضمناً کتب خانہ کا بہی ذکر تہا حاجی خلیفہ نے اسکندریہ کا نام تک نہین لیا البتہ عام طور پر کتب خانون کا ذکر کیا ہی اور وہ بہی **یذکر** کے تحت مین جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ کوئی مصدقہ روایت نہین ۔ لیکن یورپین مؤرخون نے عبد اللطیف وغیرہ کا نام ہمیشہ اس حیثیت سے لیا ہی کہ گویا

یورپین مؤرخون کی تدلیس اور فریب دہی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اس واقعہ کی صحت کا دعوی کیا ہے اور اس پر ایک مستقل مضمون لکھا ہے۔

پروفیسر ڈساسی نے اپنے نوٹ میں لکھا ہے کہ "جو اعتراضات ابوالفرج کے بیان پر کیے جاتے ہیں ان میں یہ نہایت قوی اعتراض خیال کیا جاتا ہے کہ عرب کے مورخ ایک ایسے عظیم واقعہ کے متعلق خاموش ہیں"۔ اسکے بعد پروفیسر ڈساسی اس اعتراض کا جواب دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ "لیکن اس اعتراض کا زور یقیناً عبداللطیف اور مقریزی کی شہادت کے بعد گھٹ جاتا ہے" لطف یہ ہے کہ اسی عبارت کے بعد پروفیسر موصوف لکھتے ہیں کہ "اگرچہ لوگوں کو اس کہنے کا موقع حاصل ہے کہ مقریزی کا قول صرف عبداللطیف کے فقرہ کی نقل ہے"۔

مسٹر کریچٹن لکھتے ہیں کہ "یہ واقعہ صرف سند مذکورۂ بالا (یعنی ابوالفرج کا بیان) پر مبنی نہیں ہے بلکہ برخلاف اسکے مقریزی اور عبداللطیف نے جنہوں نے قدیم تاریخ مصر پر تصنیفات لکھیں اس واقعہ کا بیان کیا ہے"۔

پروفیسر وایٹ نہایت بلند آہنگی سے فرماتے ہیں کہ "ہم گبن کی منفیانہ دلیل کے مقابلہ میں دو عربی مورخوں کی اثباتی شہادت پیش کرینگے جو ایسے مستند مصنف ہیں کہ ان کے مستند ہونے کی نسبت کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا اور دونوں مذہب اسلام کے نہایت متعصب پیرو ہیں اس سے عبداللطیف و مقریزی کو مراد لیتا ہوں جو اس واقعہ یعنی کتب خانہ کے جلانے کے ذکر ہی میں ہم زبان نہیں ہیں بلکہ ٹھیک اس مقام کا نشان دیتے ہیں جہاں کتب خانہ مذکورہ قائم تھا"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر وایٹ نے اس موقع پر کس چالاکی سے کام لیا ہی - عبد اللطیف نے ایک ستون کے ذکر مین ضمناً افواہی طور پر اس واقعہ کا ذکر کیا ہی پروفیسر وایٹ اوسکو اس قالب مین ڈہالتے ہین جس سے ایک ناواقف شخص کو یہہ گمان ہوگا کہ عبد اللطیف نے مستقل طور پر اس واقعہ کو ثابت کرنا چاہا ہی اور صرف اصل واقعہ کو ثابت نہین کیا بلکہ واقعہ کا موقع و محل بہی متعین کر دیا!!!

اگرچہ یورپ کے اکثر مؤرخون نے جو اس واقعہ کو ثابت کرنا چاہتے ہین - صرف انہین تینون یعنی عبد اللطیف - مقریزی - حاجی خلیفہ - پر استناد کا مدار رکھا ہی اور ہمنے اس موقع پر انہین مصنفون سے بحث کی لیکن بعض یورپین مصنفون نے تدلیس (مخفی فریب) کے میدان مین آ ورون سے بڑھکر قدم رکھا ہی اور فریب آمیز طور پر ظاہر کیا ہی کہ اس واقعہ کی تائید کے لیئے اور بہی متعدد شہادتین موجود ہین - مسٹر کریڈن صاحب اپنی کتاب کے حاشیہ مین فرماتے ہین کہ "بیرن ڈساسی نے اپنے ایک لمبے نوٹ مین جو اوسنے عبد اللطیف کے ترجمہ پر لکہا ہی (مصر کا بیان صفحہ ۲۴۰) عربی مصنفون کی کتابون سے مختلف شہادتین جمع کی ہین جو پیرس کے شاہی کتب خانہ مین موجود ہین اور ان شہادتون سے ابو الفرج کا بیان قابل اعتبار ثابت ہوتا ہی لیکن مغرور گبن نے ان تصنیفات کو نہین دیکہا تہا"۔

اس عبارت سے ایک ناواقف اور خصوصاً وہ جسکو یورپین مصنفون کے ساتہہ عام خوش اعتقادی ہو بالکل دہوکے مین آجائیگا اور یقین کریگا کہ پیرس کے عظیم الشان کتبخانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مین مثر واس واقعہ کے لیئے بہت کچھ مادہ موجود ہوگا، نہ تمام یورپ مین ایسا غلط واقعہ کیونکر مشہور ہو سکتا تھا۔

لیکن ہمارے ناظرین کو پیرس کے پُرشوکت نام سے مرعوب نہونا چاہیئے۔ ڈساسی کا نوٹ اور وہ کتابین جنکا اونھون نے حوالہ دیا ہی ہمارے سامنے ہین بیشبہہ ڈساسی نے اس واقعہ کو بڑے زور شور سے ثابت کرنا چاہا ہی لیکن افسوس ہی کہ جو زور اونکی طبیعت مین ہی وہ دلائل مین نہین ہم اس موقع پر اونکی پوری تحریر کا لفظی ترجمہ نقل کرتے ہین۔

"ابوالفرج نے اپنی تاریخ خاندان عرب مین عمرؓ کے حکم سے کتب خانہ اسکندریہ کی بربادی کی نسبت جو واقعہ بیان کیا ہی اوس مین متعدد مشہور مصنفون نے شک کیا ہی جو کچھ کہ اس واقعہ پر لکھا گیا ہی اوسکے بیان کرنے اور اوسکی حیثیت کے اندازہ کرنے مین ایک بڑی بحث ضرور ہونی چاہیئے۔

وہ دلیلین جنکی بناپر شکوک کیئے گئے ہین اوس جرمن مباحثہ مین مل سکتی ہین جسکو Meh Rennhar d نے ۱۷۹۲ع بمقام Gottingen چھاپا تھا اور اون ریمارکون مین جو اسکندریہ کے قدیم کتب خانون کے متعلق ہین جنکو M.de Saint Croix نے میگزین انسائکلوپیڈیا سال پنجم صفحہ ۴۳۳ مین درج کیا ہی مسیو لانگلس M.Langles اور وائٹ White عام خیال کی حمایت کرتے ہین لیکن ابوالفرج کے مبالغہ آمیز بیان کو قبول نہین کرتے۔

ابوالفرج کے بیان پر جو اعتراضات کیئے گئے ہین اون مین یہ اعتراض قوی خیال کیا گیا ہی کہ عرب کے مورخ ایک ایسے عظیم واقعہ کے متعلق خاموش ہین۔ لیکن اس اعتراض کا زور یقیناً عبداللطیف و مقریزی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی شہادت کے بعد گہٹ جاتا ہی اگرچہ لوگ یہ کہہ سکتے ہین کہ ظاہرا مقریزی کا وہ فقرہ جیسا کہ مسیو لانگل نے نشان دیا ہی صرف عبداللطیف کے فقرہ کی نقل ہی۔

مین نہین چاہتا کہ اون پیارکون سے جنکو کہ مین بیان کرونگا ایک ایسے عالم مصنف (مسیو لانگل مراد ہی) کے ساتہہ میدان مبارزت مین آؤن جسکی مین تہ دل سے نہایت عزت اور محبت رکھتا ہون لیکن مین نے چند اور نئی خاص سندین پیدا کی ہین اور مین یقین کرتا ہون کہ یہہ واقعہ جسطرح کہ ابو الفرج نے بیان کیا ہی گو اوسمین ایسی تفصیلین ہین جو نکتہ چینی کی برداشت نہین کرسکتین تاہم یہہ سچ ہی کہ وہ ایک تاریخی سچائی پر مبنی ہی اور یہہ کہ عربون نے جب یہہ شہر فتح کرلیا تہا تو عمرو بن العاص نے عمرؓ کے فرمان کے مطابق یہ حکم دیا تہا کہ ایک مجموعہ جسمین بہت سی کتابین تہین اور جو اسکندریہ مین تہا آگ پر رکہدیا جائے"۔

اسکے بعد پروفیسر ڈساسی نے حاجی خلیفہ اور مقدمہ ابن خلدون کی عبارت نقل کی ہی اور اوس سے کتبخانہ اسکندریہ کے واقعہ پر استدلال کیا ہی۔

پروفیسر ڈساسی نے جو نئی خاص سندین پیدا کین اونکے دیکہنے کا ہمکو نہایت شوق تہا مگر افسوس کہ وہ کچہہ نہ نکلین۔ پروفیسر موصوف نے پیرس کے اتنے بڑے عظیم الشان کتبخانہ کو چہانکر صرف دو سندین مہیا کین۔ ایک تو وہی حاجی خلیفہ کی عبارت جسکو ہم اوپر نقل کر چکے ہین۔ دوسری مقدمہ ابن خلدون کا ایک فقرہ جسمین ایک موقع پر ضمناً اور اجمالاً ایران کے کتبخانہ کا ذکر آگیا ہی۔ یہہ بھی عجیب منطق ہی کہ اسکندریہ کے کتبخانہ کے جلائے جانیکا دعوی کیا جائے اور دلیل مین ایران کا نام لیا جائے۔ اگرچہ ابن خلدون کا یہہ قول بالکل غلط اور تمام صحیح و مستند تاریخون کے خلاف ہی لیکن ہم اس مقام پر اوس سے بحث نہین کرتے کیونکہ ہمارا مضمون اسکندریہ کے کتبخانہ پر ہی نہ ایران پر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاید یہہ کہا جاے کہ یہہ واقعہ [illegible] اون کے قول کو تائید کی شہادت
مین پیش کیا ہوے لیکن اوس سے یہہ مقصد بہی حاصل نہین ہوتا کیونکہ اوس سے اگر کوئی نتیجہ
نکلتا ہی تو یہہ نکلتا ہی کہ اسکندریہ کا واقعہ بالکل بے اصل ہو ورنہ جسطرح ایران کا واقعہ ابن
خلدون نے بیان کیا تہا کوئی نہ کوئی عربی مؤرخ اسکندریہ کے واقعہ کا بہی اوسی حیثیت سے
ذکر کرتا۔ حالانکہ عربی کی سیکڑون ہزارون تاریخون مین سے ایک مین بہی اوسکا پتہ نہین چلتا
عبد اللطیف و مقریزی کی اصل عبارت جو ہم نے نقل کی وہ تو کسی طرح شہادت مین
پیش نہین کی جا سکتی لطف یہہ ہی کہ خود ابو الفرج جو اس بحث مین ہمارا مدعا علیہ ہی اوسنے بہی
اس واقعہ کو اس حیثیت سے نہین لکہا جس سے ثابت ہو کہ وہ یقینا اوسکو تسلیم کرتا تہا
اور صحیح سمجہتا تہا۔ ابو الفرج کی اصلی تاریخ جو سریانی زبان مین ہی اور جسمین فتح اسکندریہ کا
حال تفصیلا مذکور ہی اوس مین اس واقعہ کا ذکر تک نہین۔ البتہ اوس تاریخ کا خلاصہ جو عربی
زبان مین ہی اوس مین یہہ واقعہ جیسا کہ ہم اوپر نقل کر آئے مذکور ہی لیکن اوس خلاصہ کی
نسبت کافی اطمینان نہین ہی کہ جو بیانات اوس مین اصل سریانی تاریخ پر اضافہ کیے گئے ہین
وہ درحقیقت ابو الفرج ہی کے ہین یا کسی اور نے الحاق کر دیا ہی۔ مسٹر گبرئیل جرمنی اس
خلاصہ کی نسبت لکہتے ہین کہ اوسمین بہت سی ایسی چیزین ہین جو اصل سریانی مین نہین ہین۔
اور یہہ امر کہ آیا یہہ مقامات زمانہ مابعد کے الحاق ہین یا خود ابو الفرج نے اونکو بڑہایا ہی بخوبی
معلوم نہین ہوتا کیونکہ اوس خلاصہ کے کل نسخے ناکامل ہین۔ یہہ واقعہ کتبخانہ اسکندریہ
کے جلاے جانیکا جو عربی مین موجود ہی اصل سریانی مین نہین پایا جاتا۔ اوس عبارت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحاقی ہونیکا گمان اس سے زیادہ قوی ہو جاتا ہی کہ اس عربی خلاصہ کو پروفیسر لیوکاک نے اپنے اہتمام و تصحیح سے چھپوایا ہی اور اونکو مسلمانون کے خلاف واقعات گڑھ لینے مین نہایت کمال حاصل تہا۔

یہہ تمام بحث تو اس لحاظ سے تہی کہ عبداللطیف و حاجی خلیفہ نے اس واقعہ کے متعلق کوئی شہادت دی بہی ہی یا نہین۔ لیکن بطریق تنزل اگر ہم یہان بہی لین کہ درحقیقت ان مصنفون نے اوسکو صحیح تسلیم کیا ہی تو دوسری بحث یہہ پیدا ہوتی ہی کہ اس امر کے متعلق ان مصنفونکی شہادت قابل اعتبار ہی یا نہین۔ عبداللطیف بغدادی ۵۵۶ہجری مین پیدا ہوا اور حاجی خلیفہ کو تو دو سو برس سے زیادہ نہین گذرے کون شخص کہہ سکتا ہی کہ ایک ایسے واقعہ کے متعلق جو پہلی صدی ہجری کے شروع مین واقع ہوا ہو وہ شہادت معتبر ہو سکتی ہی جسکو اون لوگون نے بیان کیا ہو جو اصل واقعہ کے پانسو برس بعد پیدا ہوئے اور جسکی اون لوگون نے نہ کوئی سند بیان کی ہو نہ کوئی حوالہ دیا ہو۔

عبداللطیف و حاجی خلیفہ کا تاریخ مین کیا رتبہ ہی۔

ہمکو ان مصنفونکی نسبت یہہ بہی دیکہنا ہی کہ فن تاریخ مین ان کو کیا رتبہ حاصل ہی کیونکہ یورپین مورخون نے اس موقع پر بہی تدلیس سے کام لیا ہی۔ وہ بڑے بڑے شاندار لفظون مین حاجی خلیفہ اور عبداللطیف کی تعریف کرتے ہین اور لکہتے ہین کہ اونکی عظمت و شان کے لحاظ سے اونکا قول ضرور تسلیم کے قابل ہی۔ یورپین مصنفون کے اس فریب کی پردہ دری کے لیئے صرف ایک مختصر سا سوال کافی ہی۔ ہم بہی تسلیم کرتے ہین کہ عبداللطیف و حاجی خلیفہ بڑے پایہ کے مصنف ہین مگر سوال یہہ ہی کہ کس فن مین؟ عبداللطیف نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت بڑا طبیب تھا۔ طب مین اوسکی متعدد تصنیفات موجود ہین۔ ابن ابی اصیبعہ نے طبقات الاطبا رمین اوسکا مفصل تذکرہ لکھا ہی جس سے اوسکی طبی معلومات اور عظمت شان کا اندازہ ہوسکتا ہی۔ لیکن کیا اوسکو کسی نے مورخ کہا ہی؟ کیا اوسنے اپنی تالیف مین کہین فن تاریخ کا تذکرہ کیا ہی۔ اگر یہہ نہین ہی تو تاریخی واقعات مین اوسکی عظمت شان کس کام آئیگی۔ فارابی و بوعلی سینا کے حوالے سے اگر کوئی تاریخی واقعہ لکھا جائے تو کس حد تک اعتبار کے قابل ہوگا۔

حاجی خلیفہ نے بے شبہہ کشف الظنون نہایت مفید کتاب لکھی ہی لیکن وہ کوئی تاریخ کی کتاب نہین ہی بلکہ اسلامی تصنیفات کی فہرست ہی۔ اسکے سوا حاجی خلیفہ کا کوئی کارنامہ ہمکو معلوم نہین۔ تاریخ مین نہ اوسکی کوئی کتاب ہی نہ کسی نے اوسکو مورخون مین شمار کیا ہی۔ حقیقت یہ ہی کہ ہمارے مخالفون کے لیئے یہہ نہایت شرم کی جگہہ ہی کہ اونکو ایک ایسے عظیم الشان واقعہ کے لیئے جو بخیال اونکے چہہ مہینے تک قائم رہا۔ اسلام کی سیکڑون ہزارون تصنیفات مین سے کہین کوئی سہارا ہاتھہ نہ آئے اور مجبوری اونکو ایک طبیب اور فہرست نگار کے سایے مین پناہ لینی پڑے۔

واقعہ مفروضہ کے غلط ہونیکا دعوی اور نفی کے دعوی کا طرز ثبوت

یہانتک ہمنے جو بحث کی وہ اس حیثیت سے تھی کہ ہمنے مخالفین کو مدعی قرار دیا تھا۔ کیونکہ اصول مناظرہ کی رو سے درحقیقت وہی مدعی ہین۔ لیکن اس سے بڑھکر ہم خود مدعی بنتے ہین اور دعوی کرتے ہین کہ حضرت عمرؓ کے حکم سے یہہ کتب خانہ برباد نہین ہوا اور نہ کبھی مسلمانون نے اوسکو برباد کیا۔ لیکن پہلے یہہ سمجھہ لینا چاہیئے کہ جو دعوی نفی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت مین کیا جاتا ہی تو سکے لیے روایۃ و درایۃ استدلال کا کیا طریقہ ہی۔ مثلاً اگر یہ دعویٰ کیا جائے کہ فلان واقعہ فلان عہد مین نہین ہوا۔ تو اسکی دلیل روایت کے لحاظ سے صرف یہہ ہوگی کہ اوس عہد کے متعلق علم و واقفیت کے جسقدر ذریعہ ہین اون سے اوس واقعہ کا کہین پتہ نہین چلتا۔ اور درایت کے لحاظ سے یہہ کہ تمام قرائن اور شہادتین اوس واقعہ کے ثبوت کے خلاف ہین۔ انہی وجوہ استدلال کے لحاظ سے ہم دعویٰ کرتے ہین کہ کتب خانہ اسکندریہ مسلمانون کے ہاتھ سے ہرگز برباد نہین ہوا۔

اسلام کی ابتدائی تاریخین

اسلام مین تصنیف و تالیف کی ابتدا سنہ ۱۴۳ سے ہوئی اور اسی زمانہ مین تاریخ کی سب سے پہلی کتاب محمد بن اسحق نے لکھی جو آنحضرت کے حالات مین ہی۔ اسکے بعد اور مصنفین نے عام تاریخین لکھین جنمین خلفاے راشدین کی فتوحات و واقعات تفصیل سے مذکور ہین۔

اس دور کی تصنیفات مین سے آج جو موجود ہین یا جنکا نام و نشان معلوم ہی یہ ہین۔

فتوح البلدان بلاذری۔ بلاذری۔ خلیفہ متوکل باللہ کے عہد مین تھا۔ اس تاریخ مین اوسنے تمام واقعات سند متصل کے ساتھ بیان کیے ہین۔

تاریخ یعقوبی۔ یعنی تاریخ احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن وہب بن واضح کاتب العباسی یہہ مصنف نہایت قدیم مصنف ہی اور مامون الرشید کے درباریون کا ہمعصر ہی اوسنے یہ تاریخ سنہ ۲۵۹ ہجری تک لکھی ہی اور غالباً اس سنہ مین وہ موجود تھا۔ یہ کتاب دو جلدون مین ہی اور سنہ ۱۸۸۳ع مین بمقام لیدن چھاپی گئی۔

تاریخ ابوحنیفہ دینوری۔ لیدن مین چھاپی گئی ہی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تاریخ کبیر ابو جعفر محمد طبری ہی۔ یہہ تاریخ اگرچہ مذکورۂ بالا تاریخون سے کسی قدر زمانہ بعد کی ہی کیونکہ اسکے مصنف نے سنہ ۳۱۰ ہجری مطابق سنہ ۹۲۲ء مین وفات پائی ہی لیکن اوسنے تمام واقعات سنہ متصل کے ساتھہ لکھے ہین اور ہر روایت مین تمام راویون کے نام بیان کر دیئے ہین۔ یہہ کتاب تمام اون روایتون کا مخزن ہی جو تاریخ اسلام کے متعلق آج موجود ہین یا کبھی موجود تہین۔ اور اس لحاظ سے یہہ کہنا صحیح ہی کہ تین صدیون تک کے متعلق جو معتد بہ واقعہ اس کتاب مین نہین ہی وہ داخل تاریخ نہین یہہ ایک نہایت ضخیم کتاب ہی اور اوسکی ۱۳ جلدین ہالنڈ مین چھپ چکی ہین اور متعدد جلدین اور باقی ہین۔ ابن الاثیر و ابن خلدون جنکی تاریخین نہایت معتبر خیال کی جاتی ہین وہ تاریخ طبری ہی کا خلاصہ ہین اور خود ان مورخون نے اسکا اعتراف کیا ہی۔ ان تاریخون کے سوا تاریخ اسلام کے متعلق اور بہی بہت سی کتابین لکہی گیئن لیکن قدیم واقعات کی نسبت ان سبکا ماخذ یہی چند کتابین ہین جنکا ذکر اوپر ہو چکا اور یہہ صریح طور پر خود اون کتابون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی۔

ان کتابون کے سوا مصر و اسکندریہ کے خاص حالات مین بہت سی کتابین لکہی گیئن انمین سے جس قدر ہم دریافت کر سکے یہہ ہین خطط مصر لابی عمر الکندی المتوفی سنہ ۲۴۶ھ کشف الممالک لابن شاہین المتوفی سنہ ۳۸۵ھ تاریخ مصر لعبد الرحمن الصدفی المتوفی سنہ ۳۴۷ھ تاریخ مصر لمحمد بن برکات النحوی المتوفی سنہ ۵۲۰ھ اتعاظ المتامل الی سنہ ۲۰ھ تاریخ مصر لمحمد بن عبد اللہ المتوفی سنہ ۳۲۳ھ۔ تاریخ مصر للقفطی المتوفی سنہ ۶۴۶ھ تاریخ مصر۔

تاریخ[۸] مصر لقطب الدین الحلبی المتوفی سنہ ۷۳۵ھ - تاریخ[۹] مصر لیحیی الحلبی المتوفی سنہ ۷۴۶ ہجری
الانتصار[۱۰] لابن دقماق المتوفی سنہ ۸۰۹ھ - عقود[۱۱] الجواہر - نزہۃ الناظرین - الدرۃ[۱۲] المضیئۃ -
اشرف[۱۳] الطرف - نزہۃ[۱۴] السنیۃ - تفریج[۱۵] الکربۃ - فرائد[۱۶] السلوک - بدائع[۱۷] الزہور - تحفۃ[۱۸] الکرام
باخبار الاہرام - اعلام[۱۹] من ولی مصر فی الاسلام - تاریخ[۲۰] مصر لابراہیم بن وصیف - جواہر[۲۱] البحور -
مختار[۲۲] للقضاعی - النقط[۲۳] المعجم - الروضۃ[۲۴] البہیۃ - المواعظ[۲۵] والاعتبار للمقریزی - جواہر[۲۶] الانقا -
اتعاظ[۲۷] الحنفاء - نجوم[۲۸] الزاہرۃ - تاریخ[۲۹] مصر لابن عبد الحکم - اگرچہ یہہ تمام کتابین آج نہین ملتین
لیکن زمانہ مابعد کی متعدد تصنیفات ایسی موجود ہین جن مین تمام قدیم کتابون کی روایتین
جمع کردی گئین ہین مثلاً حسن المحاضرہ سیوطی جسکے دیباچہ مین خود سیوطی نے لکھا ہی کہ مین نے
اٹھائیس تاریخین دیکھین اور ان سے یہ کتاب طیار کی - سب سے مفصل اور سب سے زیادہ مستند
کتاب الخطط والآثار ہی جو مقریزی کی تصنیف ہی اور جس مین مصر و اسکندریہ کے متعلق ایک ایک
جزئی واقعہ کا استقصا کیا گیا ہی -

یہہ تمام معتبر کتابین جنکا ذکر اوپر ہوا اور جنکے سوا اس زمانے کے حالات کے دریافت
کرنیکا کوئی ذریعہ نہین ہی - ان مین سے کسی کتاب مین واقعہ مبحوث فیہ کا مطلق پتہ نہین
چلتا - ان کتابون مین اور خصوصاً طبری و فتوح البلدان بلاذری و حسن المحاضرہ و خطط
والآثار للمقریزی - مین اسکندریہ کی فتح کے نہایت تفصیلی حالات مذکور ہین لیکن
کتب خانہ کا ذکر تک نہین -

یہہ کتابین تو وہ ہین جن مین اس واقعہ کو (اگر وہ واقع ہوتا) مستقل طور پر مذکور ہونا چاہیے

تھا۔ لیکن جن تصنیفات مین ضمنی اور اتفاقی طور پر اسکا تذکرہ آسکتا تھا اونمین بھی اس قصہ مفروضہ کا کہین پتہ نہین چلتا۔ مثلاً حکما اور طبیبون کے حالات مین جو کتابین لکھی گئی ہین اور جنمین یحیی النحوی کا ذکر عموماً کیا جاتا ہی۔ چنانچہ ابو الفرج نے یہ فرضی قصہ جو گڑھا تو اسی یحیی النحوی کے تذکرہ مین گڑھا اور یون بیان کیا کہ یحیی نے عمرو بن العاص سے کتب خانہ کے لیئے درخواست کی تھی جسکے جواب مین عمرو نے حضرت عمرؓ کے حکم سے کتب خانہ کے جلانیکا حکم دیا۔ یحیی طبیب اور فلاسفر تھا اور عربی زبان مین اوسکی تمام کتابین ترجمہ کی گئین اس لیئے عربی تاریخین جو حکما اور اطبا کے حالات مین ہین اونمین یحیی کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہی۔ ابن ابی اصیبعہ نے طبقات الاطبا۔ اور ابن الندیم نے کتاب الفہرست مین یحیی کے تمام حالات و واقعات اور اوسکی تصنیفات کے نام لکھے ہین۔ اور یہہ بھی لکھا ہی کہ وہ عمرو بن العاص کے پاس حاضر ہوا اور عمرو نے اوسکی بہت کچھہ عزت کی۔ ابن الندیم کے خاص الفاظ یہہ ہین۔

ولما فتحت مصر علی یدی عمرو بن العاص دخل الیہ واکرمہ ورای لہ موضعا۔	یعنی جب مصر عمرو بن العاص کے ہاتھہ سے فتح ہوا تو یحیی عمرو کی خدمت مین حاضر ہوا۔ عمرو نے اوسکی عزت و تکریم کی۔

ان تمام تصریحات کے ساتھہ کتب خانہ کا کہین ذکر نہین جس سے علانیہ اس واقعہ کا بالکل بے اصل ہونا پایا جاتا ہی۔

ان تصنیفات کے علاوہ اور قسم کی تصنیفات مثلاً جغرافیون۔ سفرنامون۔ سیرون وغیرہ مین اس واقعہ کا ذکر ضمناً آسکتا تھا لیکن ان موقعون مین اوسکا نام و نشان تک نہین۔

www.KitaboSunnat.com

سچ یہہ ہی کہ اگر یہہ دعوی کیا جاسیئے تو بالکل سچ ہی کہ عبد اللطیف کی عبارت کے سوا جسکی حقیقت ہم اوپر بیان کر چکے کل اسلام کا لٹریچر اس واقعہ کے ذکر سے خالی ہی!! اس سے زیادہ اس واقعہ کے بے اصل ہونیکی کیا دلیل ہوگی؟

عیسائی قدیم تاریخون کا سکوت

اس سے بڑھکر یہہ کہ خود عیسائی قدیم تاریخون مین اوسکا پتہ نہین۔ یوٹیکس المتوفی سنہ ۹۴۰ع جو دسوین صدی عیسوی مین اسکندریہ کا بطریق تہا اوسنے اسکندریہ کی فتح کا حال تفصیل سے لکہا ہی۔ سیطرح المکین جو واقعہ مفروضہ کے تین سو برس بعد تہا یعنی ابوالفرج سے دو سو برس پہلے اوسنے تاریخ مصر خود مصر مین رہکر لکہی اور اسکندریہ کی فتح کے حالات نہایت تفصیل سے لکہے لیکن اون دونون کتابون مین واقعہ مفروضہ کے متعلق ایک حرف بہی مذکور نہین۔ یہہ دونون مصنف متعصب عیسائی تہے جنکی نسبت مسلمانون کے ساتھہ کسی قسم کی بیجا طرفداری کا گمان نہین ہوسکتا۔ اسکے ساتھہ محقق اور علم دوست تہے اور اونکی نگاہ مین اتنے بڑے بڑے علمی سرمایہ کا ضائع ہونا کوئی معمولی بات نہین ہوسکتی تہی۔ مصر کے قیام اور ذاتی شوق کی وجہ سے مصر کے حالات کے متعلق اونکے وسائل معلومات نہایت وسیع تہے ان باتون کے ساتھہ ان دونون مورخونکا واقعہ مبحوث فیہ کے متعلق ایک حرف نہ لکہنا صریح اسبات کی دلیل ہی کہ اوسکی کچھہ اصلیت نہین چنانچہ انصاف پسند یورپین مصنفون مثلاً گبن۔ کریل۔ نے اس واقعہ کے بے اصل ہونیکے لیئے عموماً اس سے استدلال کیا ہی۔

اس واقعہ کے بے اصل ہونیکی ایک نہایت قوی دلیل یہہ ہی کہ جس کتبخانہ کا جلایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

جانا بیان کیا جاتا ہی وہ اسلام کے دور سے پہلے ہی برباد ہو چکا تہا۔ اسکی حقیقت یہہ ہی کہ یہہ کتب خانہ شاہان مصر نے جو بت پرست اور بہت سے خداؤن کے ماننے والے تھے قائم کیا تہا۔ جب مصر مین عیسائیت کا دورہ ہوا تو عیسائی بادشاہون نے تعصب مذہبی کی وجہ سے ان کتابونکی بربادی شروع کی اور اونکے اس ارادہ کو پادریون نے اور بہی اشتعال دیا۔

کتب خانہ مذکور اسلام سے پہلے برباد ہو چکا تہا۔

چنانچہ یورپ کے بڑے بڑے نامور مصنفون اور مورخون کو تسلیم کرنا پڑا کہ یہہ کتب خانہ اسلام سے پہلے برباد ہو چکا تہا۔ سورنیان جو فرانس کا ایک مشہور عالم ہی اوسنے ایک دفعہ یونیورسٹی مین اس عنوان پر لکچر دیا تہا "اسلام اور علم"۔ یہہ لکچر ایک رسالہ کی صورت مین بمقام پیرس سنہ ۱۸۸۳ء مین چھپا ہی۔ اگرچہ یہہ لکچر مسلمانون کے برخلاف نہایت تعصب آمیز تہا یعنی اوسمین نہایت شد و مد سے یہ ثابت کیا تہا کہ اسلام اور علم کبھی جمع نہین ہو سکتے تاہم اس متعصب شخص نے کتب خانہ اسکندریہ کے متعلق یہ الفاظ کہے۔ "اگرچہ یہ بار بار کہا گیا ہی کہ عمرو نے کتب خانہ اسکندریہ کو برباد کرا دیا لیکن یہہ صحیح نہین۔ کتب خانہ مذکور اس زمانہ سے پہلے ہی برباد ہو چکا تہا"۔

اس شاہی کتب خانہ کی تفصیلی کیفیت مسٹر کریل نے اپنے مضمون مین لکہی ہی اور اوسکے عہد بعہد کی بربادی کا ذکر نہایت تفصیل سے کیا ہی لیکن چونکہ مسٹر کریل کا مضمون ہمارے رسالہ کے اخیر مین بطور ضمیمہ شامل ہی اسلیے ہم اوسکو یہان نقل نہین کرتے۔ اس کتب خانہ کا برباد ہونا ایسا یقینی امر ہی جس سے وہ یورپین مورخین ہی

www.KitaboSunnat.com

بہی انکار نہین کرسکتے جو اس واقعہ کے اثبات کے درپی ہین مسٹر ڈریپر اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ جولیس سیزر نے نصف سے زیادہ کتابین جلادی تہین اور اسکندریہ کے [illegible] نے نہ صرف قریباً کل باقی کتابون کے منتشر ہونیکی اجازت دی بلکہ اپنی نگرانی مین اونکو منتشر کرایا۔ اوروسیس صاف بیان کرتا ہی کہ بتیس سال بعد اس واقعہ کے تھیوفلس نے شہنشاہ تھیوڈوسس سے تحریری اجازت کتب خانہ مذکور کی بربادی کی حاصل کی تہی - مین نے اوسکی الماریان اور خانے خالی دیکھے"۔

سراپیم کے کتب خانہ کا ذکر

چونکہ اس کتب خانہ کی بربادی یقینی امر تھا اس لیئے مخالفون نے ایک اور فریب سے کام لیا یعنی یہہ دعوی کیا کہ عمرو نے جو کتب خانہ تباہ کیا وہ شاہی کتب خانہ نہ تھا بلکہ سراپیم کا کتب خانہ تھا چنانچہ اسکٹیٹر کے مضمون نگار نے ابوالفرج کی حمایت مین سراپیم ہی کے کتب خانہ کا حوالہ دیا ہی - لیکن یہہ توجیہ القول بما لا یرضی قائلہ ہی کیونکہ ابوالفرج نے اپنی تاریخ مین جہان یہ لکھا ہی کہ یحیی نحوی نے عمرو بن العاص سے کتابونکے لیئے درخواست کی وہان صاف یہہ الفاظ لکھے ہین - کتب الحکمة التی ہی فی الخزائن الملوکیة - یعنی فلسفہ کی وہ کتابین جو شاہی خزانون (کتب خانون) مین ہین [illegible]

لیکن اگر ہم تسلیم بھی کرلین کہ یہ حکایت سراپیم کے کتب خانہ کی نسبت ہی تاہم ہمارے مخالفون کو یہ ثابت کرنا مشکل ہوگا کہ سراپیم کا کتبخانہ فتح اسکندریہ کے وقت موجود تہا بلکہ برخلاف اسکے یہ ثابت ہوگا کہ کتب خانہ مذکور کل یا قریب کل کے پہلے ہی برباد ہوچکا تھا

مسٹر کریل لکھتے ہین کہ سراپیم اور اوسکے کتب خانہ کا حال اس وقت تک تاریکی بلا یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مین پڑا ہوا ہی - یہہ تو مسلمہ امر ہی کہ سراپیم کا معبد جسمین وہ کتبخانہ متعلق تھا
تھیوڈوسیس کے عہد مین سنہ ۳۹۱ء مین گرا دیا گیا تھا لیکن یہہ امر کہ آیا اس تبدیلی
کیوقت وہ کتبخانہ وہان موجود تھا یا ضائع ہوگیا تھا یا اوسکی کتابین قسطنطنیہ کو منتقل ہوگئی
تھین مطلق ثابت نہین ہوتا - یہہ اخیر خیال یعنی کتابون کا قسطنطنیہ جانا زیادہ تر قرین
قیاس ہی کیونکہ تھیوڈوسیس ثانی نے جو کتبخانہ پانچوین صدی عیسوی مین بمقام قسطنطنیہ قائم کیا
وہ زیادہ تر مصر و ایشیاے کوچک کی کتابون سے تیار ہوا تھا۔

مسیو سڈیو فرانسیسی نے یہہ تسلیم کر کے کہ کتب خانہ مبحوث فیہ سراپیم مین تھا لکھا ہی
کہ کسی ہمعصر مورخ نے اس واقعہ (یعنی عمرو بن العاص کا کتب خانہ کو برباد کرنا) کو بیان
نہین کیا لیکن اگر وہ صحیح بھی ہوتا ہم وہ صرف معدودے چند کتابون سے متعلق ہوگا
کیونکہ اوس کتبخانہ کے حصے سنہ ۳۹۱ء مین سیزر کے عہد مین اور تھیوڈوسیس کے
عہد مین برباد ہو چکے تھے"۔

واقعہ مفروضہ کی تحقیق اصول درایت سے

اب ہم اصول درایت کے معیار سے اس واقعہ کی صحت و عدم صحت کا اندازہ
کرنا چاہتے ہین - واقعہ مذکورہ کو ابو الفرج (جو اس فرضی قصہ کا موجد اول ہی) نے
جن خصوصیتون کے ساتھہ بیان کیا ہی وہ تو اسقدر لغو ہین کہ عموماً تمام یورپین محققین
موافق ہون یا مخالف - اوسکو افسانہ باطل سمجھتے ہین - پروفیسر ڈساسی جنہون
نے بڑے زور شور سے اس واقعہ کو ثابت کرنا چاہا ہی تسلیم کیا ہی کہ ابو الفرج کے
بیان مین جو تفصیلین ہین صحیح نہین - برٹش انسائیکلوپیڈیا کے لکھنے والون نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی اسکی ہنسی اڑائی ہے۔ اور درحقیقت ایک کتبخانہ کا حماموں میں جنکی تعداد چار ہزار تھی) تقسیم کیا جانا اور چھ مہینہ تک کتابوں کا جلتا رہنا اور ایندھن کے کام آنا افسانہ کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے؟ ابوالفرج نے اگرچہ مصر کے تمام حماموں کی تعداد نہیں بتائی لیکن یہ صحیح طور پر معلوم ہے کہ وہ چار ہزار تھے۔ اس لیئے حماموں کے مصر اور چار ہزار کی تعداد کو لازم و ملزوم سمجھنا چاہیئے جیسا کہ اکثر یورپین مؤرخوں نے سمجھا ہے۔ اب اگر دیکھا جاوے کہ اربعہ متناسبہ کی روسے فی حمام ہر روز کیا تعداد پڑتی ہے تو معلوم ہوگا کہ ہر روز فی حمام ایک کتاب کا بھی پرتہ نہیں پڑتا بلکہ نصف کتاب سے متجاوز نہیں ہوتا یا تو حمام ایسے مختصر تھے کہ ایک دن کے لیئے ایک کتاب بلکہ نصف کتاب کافی ہوتی تھی۔ یا کتابیں اس قدر ضخیم تھیں کہ ایک کتاب کا آدھا حصہ حمام کے لیئے سارے دن ایندھن کا کام دیسکتا تھا۔

یہ بھی مسلم ہے کہ اوس زمانہ میں کتابیں چمڑے کے کاغذ پر لکھی جاتی تھیں جو ایندھن کا کام نہیں دیسکتا تھا۔ اسلیئے کتابوں کا اس کام کے لیئے استعمال کرنا اور بھی بیہودہ معلوم ہوتا ہے۔ ڈریپر صاحب لکھتے ہیں کہ "ہمکو یقین ہے کہ اسکندریہ کے حمام والے جبتک کوئی اور شی جلانے کے لیئے پاسکتے تھے انہوں نے چمڑے کا کاغذ (جسپر کتابیں لکھی تھیں) نہیں جلایا ہوگا اور ان کتابوں کا بہت بڑا حصہ چمڑے ہی کے کاغذ کا بنا ہوا تھا"۔

اس قصہ کے گھڑنیوالوں نے یہ قصہ مسلمانوں کے بدنام کرنیکے لیئے گھڑا لیکن اونکو یہ خیال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتایا کہ اونکی وجہ سے مسلمانون سے زیادہ عیسائی موجب الزام ٹھہرتے ہین عمرو بن العاص نے بقول مخالف اسقدر کیا کہ کتابین حمامون مین بھجوادین۔ لیکن حمام والے جسقدر تھے عیسائی تھے وہ کتابون کو بچا سکتے تھے اور بچائے اوسکے اوراینڈہن سے کام لے سکتے تھے۔ عمرو بن العاص نے اسکے بعد اسکندریہ مین چھہ مہینہ تک قیام بھی نہین کیا تھا کہ اونکی بازپرس کا ڈر ہوتا۔

اگرچہ یہہ سرسری اور عام فہم قیاسات قصہ مفروضہ کے ابطال کے لیئے کافی ہین لیکن زیادہ تدقیقات سے اور بھی اوسکی رہی سہی قلعی کہلجاتی ہے۔ اس واقعہ کو اگر ہم درایت کی نگاہ سے دیکھنا چاہین تو ہمکو ان امور پر لحاظ کرنا ہوگا۔ اسکندریہ پر کسطرح اور کن شرائط کے ساتہہ قبضہ کیا گیا؟۔ اس حیثیت سے اور ممالک جو فتح ہوئے وہان کیا برتاؤ ہوا؟ اس قسم کے موقعون مین حضرت عمر کا عموماً طرز عمل کیا تھا؟۔ عمرو بن العاص۔ کا ذاتی میلان اور مذاق طبیعت کیا تھا؟۔

اسکندریہ کے علمی خزانون کے آثار اسلام مین ملتے ہین یا نہین؟۔ ان مین ہر سوال کا جواب اس بحث کا کم و بیش فیصلہ کر سکتا ہے۔

یہہ امر تمام صحیح تاریخون سے ثابت ہے کہ اسکندریہ فتح ہونیکے بعد ذمیانہ عہد مین داخل ہو گیا یعنی وہان کی تمام رعایا ذمی قرار دی گئی۔ فتوح البلدان بلاذری مین جو نہایت قدیم تصنیف ہے اور جسکا مصنف تمام واقعات اپنی سند و روایت سے بیان کرتا ہے لکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ثم ان عمرو فتحہا بالسیف وغنم مافیہا واستبقے اھلہا ولم یقتل ولم یسب وجعلہم ذمۃ	یعنی عمرو نے اسکندریہ کو تلوار سے فتح کیا اور غنیمت لوٹی وہاں کے لوگوں کو باقی رکہا اور قتل و قید نہین کی اور لوگونکو ذمی قرار

مصر وغیرہ کن شرائط کے ساتھ فتح ہوئے

یہی الفاظ ابن الاثیر و ابن خلدون وغیرہ مین بہی ہین -

ذمیون کے جو حقوق قرار دیئے گئے تہے اون مین سب سے مقدم یہ تہا کہ اونکی جان کی مال - نقد - اسباب - مویشی - مکانات وغیرہ سے کسی قسم کا تعرض نہین کیا جائیگا فارس و شام - کی فتوحات مین جو تحریری معاہدے ذمیون سے ہوئے وہ تمام تاریخون مین منقول ہین اور سب مین اس حق کا خاص لحاظ رکہا گیا ہے - خود مصر کے معاہدے کے یہ الفاظ ہیں

ھذا ما اعطے عمرو بن العاصی اھل مصر من الامان علی انفسہم ودمہم واموالہم وکنائسہم وصاعہم ومدھم وعددھم	یعنی عمرو بن العاص نے اہل مصر کو اونکی جان - خون - مال - صاع - مد کو امان عطا کی -

معجم البلدان مین ایک اور صحیح روایت سے نقل کیا ہے کہ معاہدے مین یہ الفاظ یا مضمون داخل تہا -

وان لہم ارضہم واموالہم لا یتعرضون فی شئی منہا یعنی اونکی زمین اور مال انکے پاس رہیگا اور اون مین سے کسی چیز مین تعرض نہ کیا جائیگا"

ذمیون کے متعلق حضرت عمر کا عام برتاؤ -

اہل ذمہ کے ساتھ حضرت عمر کا جو طرز عمل تہا اوسکی پوری تفصیل کا تو یہہ موقع نہین ہے لیکن اجمالاً اسقدر کہنا ضرور ہے کہ انہون نے ذمیون کی جان و مال کو ہمیشہ مسلمانون کی جان و مال کے برابر سمجہا - شہر حیرہ مین ایک مسلمان نے ایک

www.KitaboSunnat.com

کر ڈالا تہا او سکے بدلے مسلمان کے قتل کا حکم دیا اور اس حکم کی علانیہ تعمیل کرائی۔ مفلس ذمیون کے لیئے بیت المال سے روزینے مقرر کیئے۔ فارس و شام کی تمام فتوحات مین گرجے اور معبد محفوظ رکہے۔ اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ مرنے کے وقت جو وصیتین کین اونمین ایک یہہ تھی۔

واوصی الخلیفۃ من بعدی بذمۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یوفی لہم بعہدہم وان یقاتل من ورائہم ولا یکلفوا فوق طاقتہم۔	میرے بعد جو خلیفہ مقرر ہوگا او سکے لیئے مین رسول اللہ کے ذمہ پر وصیت کرتا ہون کہ ذمیون کے معاہدون کو بجالاے اور اونکی حفاظت کے لیئے اونکے دشمنون سے لڑے اور اونکو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دیجاے

متعصب کی متعصب مصنفین اگرچہ حضرت عمر کی شدت اور جبر وتی کے شاکی ہین لیکن اس سے انکار نہین کر سکتے کہ جسوقت جو کچہہ اونکی زبان و قلم سے نکلا وہ اوسیطرح برتا بہی گیا متعصب سے متعصب مورخین عیسائی۔ اونکی تمام زندگی کا ایک واقعہ بہی نہ بتا سکے جس مین انکا عمل۔ قول کے مخالف تہا۔

جب یہہ مسلم ہی کہ اسکندریہ والے ذمی قرار دیئے گئے۔ اور ذمیون کے ساتہہ جو کچہہ حضرت عمر کا طرز عمل تہا وہ تفصیلاً معلوم ہی تو کیونکر ممکن ہی کہ اسکندریہ والونکی ایک بڑی یادگار (کتب خانہ) کو اس بیرحمی سے برباد کیا جاتا؟ کیا یہہ کتب خانہ مسلمانونکو بتخانون اور آتشکدون سے زیادہ ناگوار ہوسکتا تہا؟ تمام ممالک مفتوحہ مین جسقدر بتخانے اور آتشکدے تہے قائم رکہے گئے اور اونکی حفاظت کے لیئے تمام فرامین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مین یہہ خاص الفاظ لکہے گئے۔

لا یہدم لہم بیعۃ ولا کنیسۃ ولا تسکن ولا یدخل الخ الملۃ ولاخارجہا۔	یعنی کوئی گرجا اور عبادتگاہ ڈہایا نجائیگا۔ نہ شہر کے اندر اور نہ باہر۔

تو کتبخانہ کی نسبت ایسا ظالمانہ برتاو کیونکر قیاس مین آسکتا ہی۔

سچ یہہ ہی کہ ابوالفرج کو (جو اس فرضی قصہ کا موجد ہی) جہوٹ بولنا بہی نہین آتا تہا وہ اگر اس واقعہ کو عین محاصرہ اور فتح کی حالت مین بیان کرتا تو قیاس مین آسکتا تہا کیونکہ حملہ و مقابلہ کا جوش کسی چیز کی پروا نہین کرتا۔ لیکن یہہ تسلیم کرکے کہ شہر کو امن دیدیا گیا اہل شہر ذمی قرار دیدیے گئے۔ حملہ اور معرکہ آرائی کا جوش ختم ہوچکا اوسوقت ایسا ظالمانہ عمل۔ صرف ابوالفرج ہی کے قیاس مین جائز ہوسکتا ہی پروفیسر سدیو نے اسی نظر سے ابوالفرج کے بیان کو ناقابل اعتبار سمجہا ہی۔ وہ لکہتے ہین کہ "جب یہہ تسلیم کیا جاتا ہی کہ فتح کے پہلے وہلہ مین شہر غارت نہین کیا گیا تو یہہ یقین کرنا مشکل ہی کہ ایسے وحشیانہ فعل کا اوسوقت حکم دیا گیا ہو جبکہ فاتحین کا خون سرد ہوچکا تہا"۔

عمروبن العاص کی قابلیت اور مذاق کا خود ابوالفرج نے اعتراف کیا ہی۔ وہ یحیی نحوی کے تذکرہ مین لکہتا ہی۔

عمروبن العاص کا مذاق طبیعت۔

دخل علی عمرو وقد عرف موضعہ من العلوم فاکرمہ عمرو وسمع من الفاظہ الفلسفیۃ اللتی لم تکن للعرب بہا	یعنی وہ (یحیی نحوی) عمرو کے پاس حاضر ہوا عمرو اوسکے علمی مرتبہ سے واقف ہوکر اوسکی عزت کی۔ عمرو نے اوس سے فلسفیانہ الفاظ سنے جس سے عرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السنّة ماهاله وكان عمرو عاقلاً حسن الاستماع صحيح الفكر فلازمه وكان لا يفارقه۔	کبھی مانوس نہ تھے اس لیے وہ اوسپر مفتون ہوگیا اور عمرو عاقل خوش فہم صحیح الفکر شخص تھا اسلیے اوسنے یحیی نحوی کی صحبت کو لازم پکڑ لیا اور اوسکو چھوڑتا نہیں تھا

اب خیال کرو کہ ایسا قابل اور علم دوست شخص جسنے باوجود مذہبی جوش کے ایک عیسائی عالم کو اپنا رفیق وہمدم بنا لیا ہو۔ اسکے ساتھہ اوسکو علمی مباحث بلکہ فلسفہ کا مسئلہ پڑھ چکا ہو وہ اس بیرحمی سے مدت تک کتبخانہ کو برباد کراتا جو ایک جاہل سے جاہل شخص بھی نہیں کرسکتا۔ مانا کہ وہ خود مختار نہ تھے لیکن حضرت عمر کو جو خط لکھا تھا اوسمین کتبخانہ کے لیئے سفارش تو کرسکتے تھے۔ عمرو نے بہت سے کامون مین اکثر زور ڈالکر حضرت عمر سے اجازت حاصل کی تھی۔ مصر واسکندریہ پر لشکرکشی کے لیئے حضرت عمر کسی طرح راضی نہوتے تھے۔ عمرو نے اونکو مجبور کیا اور ذمہ داری کی کہ اوسکا فتح کرنا کچھہ مشکل نہین۔ اوس وقت حضرت عمر نے اجازت دی۔ بلکہ علامہ بلاذری (جو نہایت مشہور اور مستند مؤرخ ہے) کی روایت کے موافق عمرو بن العاص نے حضرت عمر کی اجازت کا بھی انتظار نہ کیا اور مصر کو روانہ ہوگئے۔ اور یہہ تو عموماً مسلم ہے کہ مصر واسکندریہ کی فتح جس شرط پر ہوئی اور معاہدہ مین جو شرطین قلمبند ہوئین وہ بالکل عمرو نے اپنی رائے سے لکھین۔ حضرت عمر کو اونکی اطلاع البتہ دی اور انہون نے اوسکو منظور کرلیا۔ کیا کتبخانہ کی نسبت عمرو بن العاص ایسا نہین کرسکتے تھے؟۔

اس سے زیادہ تعجب یہہ ہے کہ عمرو بن العاص نے اسکندریہ کی فتح کے بعد دریا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلافت مین جو خط بہیجا اوسمین ایک ایک چیز کی تفصیل کی ہی چنانچہ فتح کے ذکر کے بعد
لکہا ہی کہ اُس شہر مین چار ہزار حمام۔ چار ہزار قصر۔ چالیس ہزار خراجگزار۔ یہودی ۔
چار سو تماشاہی سیرگاہین۔ بارہ ہزار باغ جنکی ترکاری بکتی ہی۔ موجود ہین۔ لیکن ان
تفصیلون مین ہمکو اپنے دوست ابوالفرج کے فرضی کتبخانہ کا کہین پتہ نہین چلتا
تمام واقعات تاریخی پر غور کرنے سے حقیقت واقعہ یہ معلوم ہوتی ہی کہ اسکندریہ
مین جسقدر قدیم کتبخانہ تھے اسلام کے زمانہ سے پہلے ہی برباد ہو گئے تھے
جسکے اسباب و اتفاقات مؤرخون نے بہ تفصیل لکھے ہین لیکن ان آفتون پر بہی علمی
آثار بالکل معدوم نہین ہو گئے تھے۔ اور ایک ایسے شہر مین جو سیکڑون برس تک دارالعلوم
رہ چکا تہا علمی یادگارون کا یک لخت معدوم ہو جانا ممکن ہی نہ تہا۔ چنانچہ زمانۂ اسلام
سے کسی قدر پہلے اسکندریہ مین سات نہایت مشہور طبیب اور فلاسفر موجود تھے جنکے
یہہ نام ہین۔ اسطفن۔ جاسیوس۔ تادوسیوس۔ اکیلاؤس۔ انفیلاؤس
فلادیوس۔ یحییٰ نحوی۔ ان سب مین یحییٰ نحوی نے زیادہ عمر پائی اور عمرو بن العاص
کے زمانہ تک زندہ رہا۔ اسکندریہ کے قدیم کتبخانے تو بہت پہلے برباد ہو چکے تھے
لیکن اخیر زمانہ مین جو علمی سرمایہ مہیا ہوا تہا وہ اسلام کی فتح کے وقت موجود تہا اور زمانۂ
مابعد تک بہی باقی رہا چنانچہ دولت عباسیہ کے زمانہ مین جب علمی یادگارونکی تلاش ہوئی تو
اسکندریہ سے معتدبہ ذخیرہ ہاتھ آیا۔ ہرون الرشید و مامون الرشید و متوکل باللہ
کے عمال جو شام فلسطین۔ ایشیائے کوچک سائپرس سے مین فلسفی اور طبی تصنیفات

www.KitaboSunnat.com

ڈہونڈہتے پہرتے تہے اسی غرض سے اسکندریہ بہی گئے تہے اور بہت سی کتابین حاصل کین - حنین بن اسحق نے لکہا ہی کہ جالینوس کی کتاب البرہان کی تلاش مین مین جزیرہ و شام - فلسطین - مصر کے تمام شہرون مین پہرا یہانتک کہ اسکندریہ پہونچا لیکن کتاب مذکور کا کہین پتہ نہ چلا - صرف دمشق مین اوسکے چند حصے وہ بہی بے ترتیب ملے" حنین - کو اگرچہ اس کتاب کے ملنے مین اس وجہ سے ناکامی ہوئی کہ قدیم کتب خانے اسلام سے پہلی ہی برباد ہوچکے تہے - لیکن زمانہ مابعد کی تصنیفات جو شہور یعنی ملاحم تک محفوظ تہین قریبًا کل ہاتہہ آئین - جن سات حکیمون کا اوپر ذکر ہوا اونکی تمام تصنیفات محفوظ ملین اور عربی زبان مین اونکے ترجمے کیے گئے یحیی نحوی کی کتابون کے ساتہہ زیادہ اعتنا کیا گیا چنانچہ اوسکی جسقدر کتابین عربی زبان مین ترجمہ کی گئین اون مین سے چند یہ ہین -

یحیی نحوی کی تصنیفات -

تفسیر کتاب قاطیغوریاس لارسطو - تفسیر کتاب انالوطیقا ے الاولی لارسطو - تفسیر کتاب انالوطیقا ے الثانی لارسطو - تفسیر کتاب طوبیقا لارسطو - تفسیر کتاب السماع الطبیعی لارسطو - تفسیر کتاب الکون والفساد لارسطو - تفسیر کتاب مابال لارسطو - تفسیر کتاب الفرق لجالینوس - تفسیر کتاب الصناعۃ لجالینوس - تفسیر کتاب النبض الصغیر لجالینوس تفسیر کتاب اغلوقن لجالینوس - تفسیر کتاب الاسطقسات لجالینوس - تفسیر کتاب القوی الطبیعۃ لجالینوس - تفسیر کتاب التشریح الصغیر لجالینوس - تفسیر کتاب العلل والاعراض لجالینوس - تفسیر کتاب تعرف علل الاعضاء الباطنیۃ لجالینوس - تفسیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب النبض الکبیر لجالینوس ۔ تفسیر کتاب الحمیات تفصیل کی ہی چنانچہ قفطی نے ذکر کے بعد
تفسیر کتاب ایام البحران لجالینوس ۔ تفسیر کتاب نضر ۔ چالیس ہزار خراجگزار ۔ یہودی ۔
تدبیر الامراض لجالینوس ۔ تفسیر کتاب المزاج لجالینوس ...." ۔ لیکن ان
لجالینوس ۔ جوامع کتاب الفصد لجالینوس ۔ کتاب الرد علی برقلس ۔ کتاب فی ان
جسم متناہ فقوتہ متناہیۃ ۔ کتاب الرد علی ارسطو ۔ کتاب الرد علی نقلورس ۔ شرح کتاب
ایساغوجی لفرفوریوس ۔ انکے سوا اور بھی کتابیں ہیں جنکی تفصیل طبقات الاطباء و
الفہرست لابن الندیم میں ملتی ہی اگر اسکندریہ کا کتب خانہ عمرو بن العاص کے زمانے میں
برباد ہوا ہوتا تو سب سے پہلے یحیی النحوی کی تصنیفات برباد ہونی چاہیئے تھیں
عمرو بن العاص کا ہمعصر اور بقول ابوالفرج کے کتب خانہ مذکور کا مہتمم تھا ۔
غرض مصر و اسکندریہ وغیرہ میں اسلام کے زمانہ تک جو سرمایہ محفوظ رہ گیا تھا
ہرگز ضائع نہیں ہونے پایا البتہ جو کچھہ اسلام سے پہلے تلف ہو چکا تھا اوسکو
دوبارہ پیدا نہیں کرسکتا تھا ۔ ہمکو تاریخوں سے اسبات کا بھی پتہ لگتا ہی کہ نہایت
قدیم زمانہ کی بھی کوئی چیز اگر زمانہ اسلام تک کسی وجہ سے محفوظ رہ گئی تو وہ ہرگز
نہیں ہونے پائی بلکہ زمانہ مابعد میں نہایت قدردانی کے ساتھہ یادگار کے طور
اوسکو محفوظ رکھا گیا ۔ ابن البندی نے جو مصر کا رہنے والا اور علم اصطرلاب کا بھی
ماہر تھا لکھا ہی کہ وزیر ابوالقاسم علی بن احمد الجرجانی نے ۴۳۵ھ ہجری میں قاہرہ کے
کتب خانہ کا جائزہ لیا اور قاضی ابوعبداللہ القضاعی و ابن خلق وراق کو حکم دیا کہ کتابوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی فہرست تیار کرین اور جلدین جو خراب ہو گئی ہین اونکی مرمت کرائین۔ مین بہی اون دونون بزرگون کے ساتہہ اس غرض سے وہان گیا کہ اپنے مذاق کی کتابون کی سیر کرون چنانچہ صرف نجوم وہندسہ وفلسفہ کے متعلق جو اجزا تہے اونکی تعداد چھ ہزار پانسو تہی۔ یہین مین نے تانبے کا ایک کرہ دیکھا جو بطلمیوس کے ہاتہہ کا بنا ہوا تہا مین نے اوسکی قدامت کا اندازہ کرنا چاہا تو حساب سے ثابت ہوا کہ دو ہزار دوسو پچاس برس کی مدت کا ہے۔ یہین مجھہ کو ایک اور کرہ ملا جو چاندی کا تہا اور جسکو ابو الحسن صوفی نے عضد الدولہ کے لیئے بنایا تہا اوسکا وزن تین ہزار درم تہا اور تین ہزار دینار (پندرہ ہزار روپیہ) کو خریدا گیا تہا"۔

بطلمیوس کے ہاتہہ کا بنا ہوا کرہ۔

اگرچہ ہمنے اس بحث کو مجتہدانہ اصول کے ساتہہ طے کر دیا ہے اور اس وجہ سے ہمکو اسکی کچھہ پروا نہین کہ یورپ کے مؤرخین ہمارے ہمزبان ہین یا نہین۔ تاہم تقلید پسندون اور بالخصوص اون لوگون کی تسلی کے لیئے جنکو یورپ کے ساتہہ نہایت حسن عقیدت ہے یہ کہہ دینا ضرور ہے کہ واقعۂ مفروضہ گو ایک زمانہ مین تمام یورپ مین تسلیم کیا جاتا تہا لیکن جسقدر تاریخی تحقیقات کو ترقی ہوتی گئی اوسی نسبت سے اوسکی تصدیق کا زور گھٹتا گیا۔ یہانتک کہ حال کے مصنفین مین زیادہ تر اونہی لوگون کی تعداد ہے جو اوسکو غلط اور مشکوک واقعہ قرار دیتے ہین۔ آج تک اسقدر ہوا ہے اور امید ہے کہ وہ دن بہی آئے جب زیادہ غور اور تحقیق کے بعد تمام یورپ متفق ہوکر علانیہ کہدے کہ

مصرع: ہم الزام اون کو دیتے تہے قصور اپنا نکل آیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

تمہید

کتب خانہ اسکندریہ کی بربادی کا ذکر اثباتاً یا نفیاً اگرچہ یورپ کے اکثر مورخون نے کیا ہی لیکن جن مصنفون نے اسپر تفصیلی اور مستقل مضامین لکھے اور جو ہماری نگاہ سے گذرے صرف تین ہین۔ مسٹر وایٹ۔ پروفیسر ڈساسی پروفیسر کریل۔ پروفیسر ڈساسی کے آرٹکل کا خلاصہ بلکہ قریباً پورا آرٹکل ہمارے مضمون مین نقل ہوچکا ہی۔ باقی دو مصنفون کے مضمون کا بعینہ ترجمہ ہم شائع کرتے ہین جس سے متعدد فائدے حاصل ہوسکتے ہین۔

ا۔ جو یورپین مورخ اس واقعہ کی اثبات کے درپے ہین اون مین سب سے مدلل اور پُرزور تقریر مسٹر وایٹ کی خیال کیجاتی ہی چنانچہ مسٹر کریچٹن نے اس واقعہ کے ثبوت مین بڑے دعوی سے اونھین کا حوالہ دیا ہی۔ اس لیئے مسٹر وایٹ کے آرٹکل کے ترجمہ شائع کرنے سے یہ فائدہ ہی کہ ہمارے ناظرین اندازہ کرسکین کہ مسٹر موصوف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے نے اپنے دعوی کے ثبوت میں کیا یہی وہی اور دو ایک کارد لیلین پیش کی ہین۔ اس سے یہہ بھی ظاہر ہوگا کہ یہ واقعہ اسقدر بے اصل ہے کہ اوسکے ثابت کرنے مین بڑے بڑے مصنفین کو بالآخر عاجز اور درماندہ ہونا پڑتا ہے۔

۲۔ اسی کے مقابل پروفیسر کریل کے مضمون سے (جو اس واقعہ کے منکر ہین) ظاہر ہوگا کہ اس واقعہ کے نفی کے دلائل بمقابلہ ثبوت کے کسقدر قوی اور قابل اطمینان ہین۔

۳۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یورپین مورخون کے طرز استدلال سے واقفیت ہوگی جس سے ظاہر ہوگا کہ اونکا طرز بحث ایسا ہے جس سے بہت سی فضول اور بیفائدہ نئی بحثین پیدا ہوجاتی ہین اور اصل بحث اکثر نامختتم رہ جاتی ہے یعنی اونکا قطعی فیصلہ نہین ہوتا۔ چنانچہ یہ امر مسٹر وایٹ اور پروفیسر کریل دونون کی تحریر سے واضح ہے۔ اب ناظرین دونون مضمون نگارون کی تحریرون کو ملاحظہ فرمائین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضمون

متعلق کتب خانہ اسکندریہ بزبان جرمن

نوشتہ

وان لوڈف کریل Van Ludaf Krell

جسکو اوس مضمون نے اجلاس چہارم اورینٹل کانفرنس منعقدہ ستمبر ۱۸۷۸ء بمقام فلارنس پڑہا۔

مترجمہ

عالی جناب شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی بی اے ۔ بی ایل ۔ جیالوجسٹ ۔ انسپکٹر جنرل معدنیات حیدرآباد دکن ۔

ہمیشہ سے اہل عرب کے ذمہ یہ شدید الزام لگایا گیا ہی کہ یہی تھے جنہوں نے سنہ ۶۴۲ء میں اسکندریہ کو فتح کرنیکے وقت وہان کا عجائب خانہ اور اوسکے ملحق کتب خانہ کو جلایا ۔ یہہ الزام عربون پر قائم کرنے والے خود مشہور عرب مورخین[1]

[1] اس جگہہ ہمارے لائق مضمون نگار نے عجیب غلطیان کی ہین ۔ فرماتے ہین کہ یہہ الزام خود عرب مورخون نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثل عبداللطیف - مقریزی - حاجی خلیفہ وغیرہ کے ہین - یہ مورخین اسقدر معتبر ہین
اور اسلام کی کل تاریخ اور اسلام کی حالت ترقی کے بارہ مین اونکا بیان اسقدر معتبر ہی کہ
اس خاص معاملہ مین اونکے بیان کو غیر معتبر سمجھنے کی جرأت نہین پڑتی - اور جب اسکے ساتھ
ہی اسلام کی مخالفت پر جو اوسکو غیر مذاہب کے ساتھہ (خصوصاً اوائل مین) تھی غور کیا
جاے تو اس واقعہ کے نہ یقین کرنیکی کوئی وجہ باقی نہین رہتی - خود حاجی خلیفہ لکھتا ہی کہ
"اوائل سنین اسلام مین مسلمان بجز علوم عربی متعلقہ زبان عربی و قرآن و احکام قرآنی اور طب
کے کسی علم کو اپنے مذہب کیواسطے خالی از خطر نہین سمجھتے تھے - اور اونکی اس علیحدگی
کی وجہ ظاہرا یہہ معلوم ہوتی تھی کہ وہ اپنے مذہبی اعتقادات کو اسی ذریعہ سے کل بری
اور خطرناک اثرون سے محفوظ رکھنے کی امید رکھتے تھے - اونکو یہہ خوف تھا کہ جسقدر یہ
زیادہ وہ اور علوم مین اپنے کو مشغول کرینگے اوسیقدر اونکے جدید مذہب مین فرق آ جائیگا"
حاجی خلیفہ (جلد اول صفحہ ۷۰) صاف لکھتا ہی کہ "اونکو اپنے مذہب کا غلو اس قدر تھا کہ
وہ کل کتابون کو جو عربی زبان مین نہین ہوتی تھین جلا دیتے تھے" - یہ بیان اسلام کی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵ سہو لگایا ہی" - حالانکہ آگے چلکر خود تسلیم کیا ہی کہ قدیم مورخین عرب مین سے اس واقعہ کا
کسی نے ذکر نہین کیا ہی - عبداللطیف کو مشہور اور نامور مورخ بتاتے ہین اور اسی مضمون مین دوسرے
موقع پر لکھا ہی کہ "عبداللطیف کوئی مورخ نہ تھا" - حاجی خلیفہ و مقریزی نے جس طرح اس واقعہ کو لکھا
ہی اوسکو ہم اپنے مضمون مین لکھہ آئے ہین ناظرین اوس موقع کو ملاحظہ فرمائین ۱۲ -
شبلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنگ خیالون کا کسیقدر متاخر کیون ہو (حاجی خلیفہ کا سن وفات ۱۰۶۷ھ ہی) تا ہم دیکھتے ہین کہ یہہ اوس زمانہ کی پست خیالی کی ایک سچی تصویر ہمارے سامنے پیش کرتا ہی اور اس پست خیالی کا باعث مذہبی تعصب ہی۔

جہان کہین عربون نے اپنی سرحد سے قدم باہر رکھا انہون نے غیر ملکون کے علوم کو علی الخصوص دینی علوم کو نیست و نابود کر دیا اور حکم قرآنی کے بموجب اشاعت دین محمدی کے فرض کو ادا کیا اور اوس مذہب کی اشاعت مین جو کچھہ موانع پیش آئے اون سبکو دور کیا اور جہانتک اونسے ممکن تہا نعمت اسلام کو تمام عالم کیواسطے عام کرنیکی کوشش کی حکم قرآنی کے بموجب یہہ مذہب اسواسطے دنیا مین نہین آیا کہ محض اقوام عرب ہی تک جو کہ بہترین اقوام عالم مین محدود رہے بلکہ اسواسطے آیا کہ تمام دنیا کا مذہب اسلام ہی ہو جاوے اور ہر مسلمان کا فرض ہی کہ اس مذہب کی اشاعت مین جہاد کرے اور کل اون اعتقادات کو جو کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے خلاف ہون نیست و نابود کر دینے کی کوشش کرے[1]

اگرچہ مذہب کی تعلیم تو یہی ہی جیسا کہ اوپر لکھا گیا لیکن عمل مین اسقدر سختی نہتی اور فتوحات شام و مصر و ایران کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ جزیہ کا دینا کفار کو موت اور غلامی سے نجات دیدیتا تہا۔ اور علی الخصوص یہود و نصاریٰ کے ساتھہ جو اہل کتاب مین سے تہے بہت زیادہ نرم برتاؤ ہوتا تہا۔

---

[1] افسوس ہے کہ پروفیسر صاحب باوجود عربی دانی کے مسائل جہاد و اشاعت اسلام کے متعلق ایسے غلط اور مہمل خیالات رکھتے ہین۔ ذلک مبلغہم من العلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتدریج ابتدائی جوش کم ہوگیا اور کچھہ تو اصلی میلان طبعی خلفاء مذہبی کا مقتضا ہوا
اور کچھہ اعلیٰ درجہ کے خیالات کا اثر لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ اوس کتابی سختی مذہبی اور اوسکے
عمل مین فرق ہونے لگا اور غیر مسلم مفتوحہ قوموں کے ساتھہ برتاؤ مین رعایت ہونے
لگی۔ بالآخر یہ دستور العمل کل ممالک مفتوحہ مین جاری ہونے لگا۔ اور طریقہ سلوک اسپر
موقوف ہوگیا کہ کسی خاص سپہ سالار کو مفتوحہ اقوام کی نسبت خلیفہ کی طرف سے کس قسم
کی ہدایت ملی ہے۔ خود خلفا اسقدر مختلف المزاج ہونے لگے اور اونکے مختلف احکام اور قانون
مختلف اثر اس قسم کے پڑنے لگے کہ یہ ہرگز نہین کہا جا سکتا کہ عملاً قوم مفتوحہ کے ساتھ
بہت زیادہ سختی کیجاتی تھی۔ مثلاً خود خلیفہ اول اور خلیفہ دوم کے مزاجون مین کسقدر
فرق تھا۔ ابوبکرؓ مین رحم اور جوش تھا۔ برخلاف اسکے عمرؓ سے زیادہ سخت اور شدت
کے ساتھہ منصف اور راست باز شخص خیال کرنا مشکل ہے اور اونکو اسلام کی سلطنت مذہبی کا
بانی کہنا نہایت درست ہے۔ خود زمانہ رسالت مین کل اسلام کی لڑائیون مین جس مین
عمر موجود تھے بدر مین اور خیبر مین انہون نے اپنی جوانمردی اور سپہ سالاری کا
ثبوت علی رؤس الاشہاد دیا۔ اور جسوقت ۶۳۴ء مین ابوبکرؓ کے بعد اور اونکے خاص
انتخاب کی بنا پر وہ خلیفہ اسلام ہوے تو اونکا پہلا کام نجران کے نصاریٰ اور خیبر
کے یہودیون کو نکالنا تھا۔ رسالت مآب نے اپنی وفات کے وقت یہ خواہش بیان
کی تھی کہ خود عربستان مین جو خاص مقام رسالت تھا سوائے مذہب اسلام کے اور
کوئی مذہب نہ رہنے پائے۔ پس اس آخر وصیت نبوی کا پورا کرنا اونکے خلیفہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا فرض تہا لیکن ابوبکرؓ نے پولیٹکل وجوہات سے اس وصیت کے پورا کرنیکا ارادہ نہین کیا - مگر عمرؓ نے اپنی خلافت مین پہلا کام یہی کیا اور یہود اور نصاریٰ عرب کو اپنے اصلی وطن سے نکال باہر کیا -

(اسلام قبول کرنے سے پہلے جس شدت سے عمرؓ مخالف دین اسلام تہے اور خود رسالت مآب کے ساتہہ اونکو جسقدر دشمنی تہی (یہانتک کہ انہون نے ایک مرتبہ ارادہ کرلیا تہا کہ رسالت مآب کو شہید کرڈالین) اوسیقدر مشرف باسلام ہونیکے بعد وہ شدت کے ساتہہ طرفدار اور دوست اور حامی مذہب اسلام بن گئے - اور خود رسالت مآب عمرؓ کے اس جوش اور فریفتگی کی قدر کرتے تہے - عمرؓ کا یہہ جوش اسلامی اخیر تک قائم رہا اور جس سختی کا وہ خود اپنے ساتہہ برتاؤ کرتے اور جسطرح ہر قسم کی لذات سے اپنے کو محروم کرتے اوسی سختی کو وہ دوسرون کے ساتہہ بہی کام مین لاتے تہے - اونکے احکام کی تعمیل حرف بحرف واجبات سے تہی اور جب خود اونسے کوئی امر خلاف حکم خدا ہوتا تہا تو اپنے قصور کے قائل ہوتے تہے - اس مزاج کے آدمی سے ہم البتہ توقع کرسکتے ہین کہ اونسے اسکندریہ کے کتب خانہ کو جلا دینے کا حکم دیا ہوگا - جسوقت اونکے نزدیک محض دین محمدی ہی (جسکی اشاعت کو وہ اپنا فرض سمجہتے تہے اور اور جس دین کو انہون نے نہایت سچائی سے قبول کیا تہا) ایک سچی چیز دنیا مین تہی تو اونکا یہہ بہی فرض تہا کہ اس دین کے مخالف جتنے مذاہب تہے اونکے نیست نابود کرنے مین حتی الامکان کوشش کرتے - اور جسوقت ایک مجموعہ کتابون کا ایسا

www.KitaboSunnat.com

موجود ہو جسمین دین اسلام کی کچھہ تعلیم ہو تو ایسے مجموعہ کے نیست و نابود کر دینے کو وہ لازم اور فرض خیال کرتے - پس کل واقعات تاریخی اسکی تائید کرتے ہین کہ ان مورخین عرب کا بیان درست ہو - لیکن اوسکے ساتھہ ہی یہہ بھی ہی کہ یہہ بیانات تاریخی جسوقت اونپر غور کیا جاوے نہایت مشکوک اور خلاف قیاس معلوم ہوتے ہین - اور اونپر ہرگز یقین نہین ہو سکتا -

اس واقعہ کا سب سے زیادہ تفصیلی بیان ابو الفرج کے مختصر الدول صفحہ ۱۸۱ میں ہے[1] جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہی یہہ سب سے زیادہ تفصیلی بیان اس واقعہ کا ہی اور اسمین بھی اون کتابون کا ذکر نہین ہی جو اسکندریہ کے کتب خانہ مین تھین بلکہ اون کتابون کا ذکر ہی جو خزانہ شاہی مین محفوظ تھین - اور میوزیم کے جلانے کا تو اطلاق اس بیان پر کسی طرح نہین ہو سکتا -

غور کرنا چاہیئے کہ یہہ بیان اوس شخص کا ہی جو خود ایک سُریانی نصرانی تھا اور جو سُریانی اور نصرانی دونون زبانون مین لکھتا تھا اور جسکا زمانہ تیرہوین صدی کا وسط ہی - یعنی یہہ شخص اس واقعہ سے قریب چھہ سو برس مابعد تھا -

لیکن عمرو بن العاص کے محاصرۂ دیرینہ و بالآخر فتح اسکندریہ کا بیان ورپائی تاریخون مین بھی (مثل بلاذری وغیرہ کے) موجود ہی اور ان تاریخون مین ہر ایک واقعہ نہایت تفصیل کے ساتھہ لکھا گیا ہی مثلاً

[1] ہم اپنے مضمون مین چونکہ ابو الفرج کی پوری عبارت کا ترجمہ نقل کر چکے ہین اس لیئے اس جگہہ اوسکا دوبارہ نقل کرنا بیفائدہ تھا - ۱۲ شبلی النعمانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکندریہ کی مردم شماری حماموں و باغوں کی تعداد اور انکی پوری کیفیتیں۔ مقدار جزیہ جو قبطیوں۔ نصرانیوں اور یہود سے مقرر کیا گیا وغیرہ وغیرہ امور نہایت بسط کے ساتھ درج ہیں۔ لیکن ان تاریخوں میں مطلقاً کتب خانہ جلانے کا ذکر نہیں پایا جاتا ایک ایسے عظیم الشان واقعہ کا ان قدیم تاریخوں میں سے متروک ہونا نہایت عجیب امر ہے۔ کیونکہ فی الواقع اتنے بڑے کتب خانہ کے جلا دینے کو اگر عظیم الشان واقعہ نہیں تو کیا کہیں۔ اگر مذہبی خیالات کے لحاظ سے دیکھا جاوے تو خلیفہ عمر کے ایسے حکم کی تعمیل کو ایک نہایت فخر اور مباہات کی بات سمجھنا چاہیے۔ اور ایسے ایک واقعہ کا جسپر اسوقت کے مسلمان فخر کرسکیں اور اوسکو ایک کار خیر سمجھیں مطلقاً تاریخ میں متروک ہو جانا ایک حیرت انگیز بات ہے۔ غرض ابو الفرج کے بیان کو مورخین قدیم عرب کے بیان فتح اسکندریہ سے مطلقاً مطابقت نہیں معلوم ہوتی۔

محاصرۂ اسکندریہ چودہ مہینے تک رہا اور چونکہ سمندر کیطرف شہر بالکل کھلا ہوا تھا یونانی جہازوں کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً فوج اور خورد و نوش کی اشیا برابر آیا کرتی تھیں۔ یہہ بھی تاریخ میں صاف لکھا ہے کہ جو اشخاص متمول اسکندریہ میں تھے انہوں نے اپنا مال و متاع ان جہازوں کے ذریعہ سے شہر کے باہر بھیجدیا۔ اور ان میں سے بہت لوگ خود بھی نکل گئے۔ اور باقی ماندہ عربوں کے متواتر اور متوالی حملوں کی تاب نہ لاسکے اور بالآخر شہر عربوں کے ہاتھہ میں آگیا۔

شہر میں داخل ہوتے ہی عرب سپاہیوں نے سخت غل مچایا اور سب نے متفق اللفظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوکر یہہ درخواست کی کہ باشندے بحیثیت غلامی کے لیے اور کل اونکا مال و متاع بحیثیت
غنیمت اون پر تقسیم کردیا جاوے - لیکن عمرو بن عاص نے انکی اس خواہش کو
روکا اور اس امر کا فیصلہ خلیفہ عمر پر چھوڑا - خلیفہ کا رجحان رعایت کی طرف ہوا اور حکم
دیا کہ علاوہ فی کس دو دینار ٹیکس کے اور محاصل زمین کے جو منقولہ مال سے ہو
شہر سے ایک علحدہ خراج بھی لیا جاوے اور اوس پر اکتفا کی جاوے اور باشندوں کی جان
و مال بالکل محفوظ رہیں یہہ فیصلہ عمر کا بالکل حکم قرآنی کے موافق تھا - (دیکھو سورۃ التوبہ آیہ
۲۹) جس میں یہود اور نصاریٰ مفتوحین سے خراج لینے کے بعد اونکے کل حقوق ذاتی
و مذہبی آزادی قائم رکھنے کا حکم ہے - نہایت قرین قیاس ہے کہ عمر کا جو اسقدر رغبت تھی
اس رعایت کو جائز رکھنے کا ایک باعث یہہ بھی تھا کہ چودہ مہینے کے محاصرہ کے بعد
شہر کا فتح ہونا ایک بہت بڑا باعث خوشی اور مسرت کا ہوا تھا -

قدیم مورخون سے اس واقعہ کی [illegible] -

جسوقت کہ قدیم مورخین کا بیان اسطرح پر ہے اور جو یقیناً بنی ہے شہادت پر معاصرین
اور اون اشخاص کے جنہوں نے ان واقعات کو بچشم خود دیکھا تھا تو اس بیان کی
ہمکو بہت زیادہ وقعت کرنی چاہیئے بنسبت اون مابعد کے بیانات کے جو اوس سے
اسقدر مختلف ہیں کیونکہ قدیم مورخین کو جو روایات پہنچی تہیں وہ بسبب قرب زمانہ کے زیادہ
صحیح تہیں اور اون میں کسی قسم کی تحریف نہیں آنے پائی تھی اور پرانی روایات کا ٹھیک
ٹھیک طرح پر قلمبند کرنا ایک خاصہ ہے قدیم مورخین اسلام کا -

یہہ نہیں کہا جاسکتا کہ مورخین قدیم کا سکوت اس وجہ سے مبطل بیانات مابعد نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتا کہ شاید انھون نے کسی خاص غرض سے اور عمداً اتنے بڑے واقعہ کو چھوڑ دیا ہو۔ کیونکہ اس طرح پر ترک واقعات کا کرنا بالکل شان مؤرخین عرب ہی نہین بلکہ شان کل مؤرخین قدیم کے خلاف ہے۔

قدیم مؤرخون کا طرز تحریر

ان مؤرخین کے طرز تحریر پر اب ہم کسیقدر تفصیل سے غور کرینگے۔ انکے علم تاریخ مین سب سے نیچے کی سیڑھی کچھہ تو محض بڑی اور اہم واقعات ہم عصر کا قلمبند کرنا تھا اور کچھہ قومی شجرے تھے جنکو قدیم اقوام ابتدائی زمانہ ہی سے نہایت ضروری اور باوقعت سمجھتے ہین۔ اس قسم کے شجرے اور اس قسم کے واقعات کی فہرستین خود پیٹاپیٹاک مین موجود ہین (مثلاً کتاب الاعداد مین ۳۳ ۱۔۴۹ ہیوو کی فوج کے کل مقامات جہان انھون نے دشت مین قیام کیا) اور فی الواقع یہی شجرے اور فہرستین جزو بنیاد تاریخ کی ہین۔

یہی قدیم فہرستین واقعات کی وہ رشتہ خام ہین جنکو مؤرخین نے اپنی تاریخون مین بُنا ہے لیکن اوس مین کوئی تغیر نہین آیا ہے اور ہمیشہ تار و پود تاریخ مین علحدہ اور متمیز طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہہ پرانا مال ہے۔ دوسرے درجہ مین وہ زبانی روایات معاصرین ہین جو پشتہا پشت سے زبانی چلی آئی ہین اور مدت کے بعد قلمبند ہوئی ہین۔ اگر ان روایات کے راویون کے نامون کا ملنا کسی طرح بھی ممکن ہوا ہے تو انکو عرب مؤرخین قدیم نے نہایت اہتمام کے ساتھہ درج کیا ہے۔ اور اگر یہہ سلسلۂ روایات پورا ہے اور اسمین کی کوئی ایک کڑی بھی مفقود نہین ہوئی ہے تو پھر وہ روایت بالکل صحیح سمجھی جاتی ہے اگرچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اصل راوی اول جو ہمعصر تھا یا جسنے واقعہ کو بچشم خود دیکھا تھا اسی قدر غیر مستحکم ہین نقل
اس اصلی واقعہ پر غور کرنا یا اصل راوی کے معتبر یا غیر معتبر ہونیکی تحقیق مورخین عرب ہرگز نہین
کرتے تھے۔ اگر سلسلہ روایات مین کہین اونکو اختلاف نظر آگیا اور وہ اختلاف بیان
اول سے کسی قدر متباین کیون نہو تو اوسکو بھی وہ بیان اول کے ساتھہ ہی ساتھہ نقل
کر دیتے ہین۔ اور کبھی یہہ نہین لکھتے کہ ان بیانات متباینہ مین کونسا بیان زیادہ وثوق
کے قابل یا زیادہ قرین بصحت ہی۔ اگر زیادہ تحقیق اونکا بہت ہی جوش مین آیا (اور یہہ ایک
شاذ امر ہی) تو انہون نے ان بیانات کو لکھکر "واللہ اعلم" کا لفظ اوسکے بعد لکھہ دیا۔

اگرچہ اس طریقہ تحریر سے مورخین عرب کی وقعت من حیث المورخین والمحققین ہماری
نظرون مین کم ہوجاتی ہی لیکن اوسکے ساتھہ ہی اون روایات کی جنکو انہون نے
درج کیا ہی اور جن مین مطلقاً کسی قسم کا تصرف ہونے نہین پایا ہی من حیث الوقعات
بہت زیادہ وقعت ہوجاتی ہی۔ جن اقوال اور تحریرات کو انہون نے نقل کیا ہی اونکے
اصلی الفاظ تک مع تمام صرفی و نحوی غلطیون کے انہون نے قائم رکھنے کی کوشش
کی ہی۔ اونکی کتابین ایک ذخیرہ ہین سچے تاریخی مادہ کا جنکے جمع کرنے مین کسی قسم
کی قوت امتیازیہ صرف نہین کی گئی ہی فی الواقع یہہ ایک مواد ہی جس سے چھان
بین کرنے کے بعد ایک شخص باتمیز بھی اور درست تاریخ تیار کر سکتا ہی۔ جسکا نام
تاریخ لکھنا ہی وہ بالکل عربون مین پایا ہی نہین جاتا نہ فقط قدیم زمانہ مین بلکہ زمانہ حال
مین بھی۔ مثلاً "المقری" کو دیکھو جسکا زمانہ سترہوین صدی کے ابتدا مین ہی

www.KitaboSunnat.com

یہہ شخص بالکل خشک واقعات کا لکھنے والا نہ تھا بلکہ اسنے اسپین کے مسلمانون
کی پولیٹکل اور علمی ترقی کو بہی لکھنے کی کوشش کی ہے اور فی الواقع اوسکی تاریخ ایک خزانہ
ہی بے انتہا مختلف قسم کے واقعات سوانح اور اطلاعات کا جنکے جمع کرنے مین بیحد
محنت صرف کی گئی ہی۔ لیکن مقری بہی محض مؤلف ہی یہہ بات اوسمین بہی نہین ہی کہ اپنے
ماخذون کی چہان بین کرے اور اون مین سے اپنے طور پر ایک تاریخ پیدا کرے۔

پس اگر مورخین عرب کی نسبت اخیر زمانہ مین بہی مؤلفین کا لفظ استعمال کیا جاوے
تو یہہ لفظ مورخین متقدم کے اوپر بدرجۂ اولی چسپان ہونا چاہیئے۔ اوائل اسلام مین
ایک بہت بڑا ذخیرہ اقوال اور روایات اور حکایات معاصرین کا موجود ہی جسکے جمع کرنے
مین بے انتہا محنت اور احتیاط صرف کی گئی ہی۔ خود زمانہ حیات حضرت رسالت مآب
کے واسطے تو مالک کا مجموعہ اور صحیحین بخاری و مسلم موجود ہین اور اونکے بعد کے
واقعات اور فتوحات اسلام کیواسطے تاریخ طبری ہی جسکے مصنف نے سنہ ۹۲۲ء مین بغداد مین وفات
پائی یہ تاریخ طبری ایک مجموعہ ہی مختلف روایات (بعض صورتون مین ایک دوسرے سے متباین) اور اقوال متعاصرین
کا مع اسما رواۃ جنسے یہہ مختلف روایتین منقول ہوئی ہین۔ اسکے بعد ابن اثیر نے اسی کو اپنا
ماخذ بنایا۔ اگرچہ اوسنے کسیقدر روایات مین انتخاب کیا ہی۔ ابن خلدون نے
(سنہ ۱۴۰۵ء) اس سے بہی زیادہ نقادی سے کام لیا اور محض اسی مواد کو اپنے طور پر اپنی تاریخ
مین شامل کیا اور ایسی روایات کو جو قرین قیاس نہین تہین خارج کر دیا۔ ابن خلدون نے
البتہ درست اور فلسفوی طریق پر تاریخ لکھنے کی کوشش کی اور فن تاریخ کے متعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عام اصول کو اوسنے نہایت خوبی سے اپنے طویل دیباچہ مین شامل کیا اور نفس کتاب مین محض واقعات تاریخی سے بحث کی ہی۔

اب ہم پہر اوس واقعۂ اسکندریہ پر واپس آتے ہین۔ خلیفہ عمر کے حکم سے عمرو بن عاص کا کتب خانۂ اسکندریہ کا جلانا ان پُرانی تاریخون مین نہین ہی اور جہانتک مجھے یاد ہی یہہ واقعہ سبسے پہلے عبداللطیف کی تاریخ مین جو اس واقعہ سے پانسو برس بعد لکہا مذکور ہوا ہی۔ اسکے بعد اسکو مؤرخین عرب[1] نے برابر تکرار کیا ہی اور ابوالفرج نے سب سے زیادہ تفصیل سے لکہا ہی۔ عبداللطیف کا بیان نہایت مختصر ہی (دیکہو ترجمہ ڈساسی کا صفحہ ۱۸۲) وہ اون آثار باقیہ کا ذکر کرتا ہی جو اوسنے اسکندریہ مین دیکہے اور جنکا اوسنے تہوڑا تہوڑا بیان دیا ہی۔ وہ الفاظ جو اوسنے کتب خانہ کے جلانے کے بارہ مین لکہے ہین یہہ ہین۔ "مین[2] خیال کرتا ہون کہ یہہ عمارت وہی مقام ہی جہان ارسطو اور اوسکے بعد اوسکے تلامذہ درس دیا کرتے تہے اور یہی وہ مدرسہ ہی جسکو سکندر نے شہر کی بنا ڈالتے وقت تعمیر کیا اور اسی عمارت مین وہ کتب خانہ تہا جسکو عمرو بن عاص نے خلیفہ عمر کے حکم سے جلایا"۔

سب سے پہلے اس واقعہ کا ذکر عبداللطیف نے کیا

یہہ بیان محض علی سبیل التذکرہ معلوم ہوتا ہی اور اس سے کوئی خاص غرض نہین پیدا ہوتی۔ یہ کسی خاص اصلی واقعہ کا یاد دلانا نہین ہی بلکہ ایک محض مشہور بات کا اعادہ

---

[1] مؤرخین عرب نے تکرار تو کیا اس واقعہ کا ذکر تک نہین کیا ہی ایک مقریزی پر مؤرخین عرب کا لفظ صادق نہین آسکتا ۱۲ شبلی

[2] عبداللطیف نے ہیر وہی کا لفظ لکہا ہی اوسکا ترجمہ تو یہ نہین ہوسکتا جو پروفیسر صاحب نے کیا ۱۲ شبلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دینا ہی جسکو اون زمانہ کے سیاحون نے بارہا لکھا ہی اور جن قبیل وسی قسم کے غیر معتبر اور خلاف عقل بیانات کے ہی جو زمانہ وسطی کے سیاحون مین بیت المقدس کے مقام کے بارہ مین مشہور تہی۔ عبد اللطیف کوئی مؤرخ نہین ہی وہ محض ایک سیاح اور سفرنامہ لکہنے والا شخص ہی اور اوسکے سفرنامہ مصر مین جو کچھہ تاریخی بیانات کہین کہین آ گئے ہین اونپر ہمکو زیادہ وثوق نہین کرنا چاہیئے۔ علاوہ برین خود اوسکے بیان مین غلطیان ہین کیونکہ ارسطو کبہی اسکندریہ مین نہین آیا اور میوزیم کا بانیوالا بہی اسکندر نہ تہا بلکہ بطلیموس لاگی نے اوسکی تعمیر کی تہی۔ عبد اللطیف سے کہین زیادہ وقعت ابو الفرج کی تحریر کو ہی کیونکہ یہہ شخص فی الواقع عربون کے مقیاس کے مطابق ایک بہت بڑا اور زبردست مؤرخ ہی[1]۔ علاوہ ایک بہت جید سُریانی دان ہونے کے اوسمین اون قسمونکی علمیت عقلمندی اور واقعات کے جانچنے اور انتخاب کرنیکی اعلیٰ درجہ کی قابلیت ہی۔ اوسکی کتابین فلسفہ و تفسیر و مذہب و فقہ و صرف و نحو پر موجود ہین اور کل ان علوم مین اوسکی تصنیفات محض ایک سرسری واقفیت والے کی تصنیفات نہین ہین بلکہ ایک بہت ہی عالم اور محقق شخص کی۔

عبد اللطیف کا بیان تاریخی حیثیت سے نہین ہی۔

اب ہمکو چاہیئے کہ **ابو الفرج** (یعنی جارجسٹس بار ہبرا ٹیکس) کے حالات اور اوسکے سوانح اور زمانہ پر ذرا غور کرین۔ ابو الفرج ایک یہودی طبیب ہارون نامی کا بیٹا تہا اور شہر میلٹن مین سنہ ۱۲۲۶ء مین پیدا ہوا۔ اوسنے اپنی اوائل عمر ہی مین

[1] ابو الفرج کی سُریانی تاریخ تو ہمنے نہین دیکہی لیکن اوسکی عربی مختصر الدول ہمارے پیش نظر ہی جو محض معمولی درجہ کی تصنیف ہی ۱۲ شبلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوالفرج کے مختصر حالات زندگی

ایک بہت مفید دوا القلیم یونانی - سریانی اور عربی زبانون مین پائی اور علاوہ انکے عیسائی علم کلام تاریخ اور علم طب مین بہی استعداد حاصل کی - خود اوسکا باپ ترک مذہب کرکے عیسائی ہوچکا تہا سواسطے ابوالفرج نے اپنے سن شعور ہی سے عیسائی مذہب کی تعلیم پائی - تحصیل علوم کے بعد سفرون اور سیاحتون کے ذریعہ سے اوس نے اور بہی اپنے علوم کو ترقی دی - اور بہت کم سنی ہی مین اوسکے ہموطن اوسکی بیحد عزت کرنے لگے - چنانچہ اکیس سال کی عمر مین وہ مقام گوبا کا جو اوسکے مولد سے قریب تہا بشپ مقرر ہوا - تہوڑے ہی دنون کے بعد وہ حلب کا بشپ ہوگیا اور اسکے بعد ہی موصل کی قریب کی خانقاہ مین آیا اور وہان اوسنے مافریان کا درجہ پایا - یہ درجہ یعقوبیون کے گرجے کا دوسرا درجہ ہی اور اوسکے اوپر پیٹریارک ہی کا درجہ باقی رہ جاتا ہی - اس عہدہ مین ابوالفرج کی حکومت ایشیائے کوچک کے بہت بڑے حصہ پر مشتمل تہی - مافریان کا عہدہ کل مشرقی عہدون مین بہت معزز اور باوقعت سمجہا جاتا ہی اور اس خاص زمانہ مین تو ہلاکو کی چڑہائیونکی وجہ سے اوسکے متعلقہ خدمات کا انجام دینا بہی ایک نہایت مشکل امر تہا - کیونکہ ابوالفرج کو کئی مرتبہ نصرانیون کی طرف سے اونکے حقوق آزادی کے لیئے ہلاکو کے پاس سفارتاً جانیکی ضرورت پڑی تہی اور ان سفارتون مین اپنی خوش تدبیری اور لیاقت کی بدولت اوسنے ہمیشہ پوری کامیابی حاصل کی - کہا جاتا ہی کہ اوسکا طبیب ہونا ہی ان کامیابیون کا بہت بڑا باعث تہا - ہلاکو کو اوسپر بے انتہا اعتقاد تہا اور اوسنے نہایت کشادہ پیشانی سے نصرانیون کی آزادی کا فرمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکہہ دیا لیکن اصل یہہ ہی کہ ابوالفرج کی ذاتی وجاہت اوسکا علم اور علی الخصوص علم طب اوسکی عزت اور توقیر کا باعث ہوا اور اوسکی وجہ سے مغلیہ عملداری کے نصرانیون کو بہی عزت حاصل ہوئی - لیکن باوجود اسقدر علم و فضل کے جسنے اوسکو اپنے معاصرین مین نہایت مشہور بنا رکہا تہا ابوالفرج کا بہی اپنے اوس زمانہ کے مہمل خیالات اور توہمات کی زنجیرون مین جکڑا ہوا ہونا اوسکی صورت وفات سے ثابت ہی -

کہا جاتا ہی کہ ابوالفرج فن نجوم مین نہایت راسخ الاعتقاد تہا - اوسکی پیدایش اوسکا لشپ ہونا اور اوسکا مفریان ہونا یہہ سب واقعے عطارد اور زحل کے اقتران کے وقت وقوع مین آئے تہے اور اسواسطے اوسکا اعتقاد تہا کہ اوسکی وفات بہی انہین ستارونکے اقتران کے وقت واقع ہوگی - کیونکہ ان ستارون کے اثر کو وہ اپنی زندگی کے لیے خاص سمجہتا تہا - حسب اتفاق اس اقتران سے کچہہ دنون پہلے ابوالفرج کو سخت بخار آگیا - اوسنے علاج سے مطلقاً انکار کیا اور کہا کہ ان ستارون کا اقتران میری موت کی خبر دیتا ہی اور فی الواقع وہ مر بہی گیا - سن وفات اوسکا ۱۲۸۶ء ہی -

سب سے بڑی تاریخی تصنیف ابوالفرج کی اوسکی سریانی تاریخ کو سمجہنا چاہیئے - یہہ ایک کتاب ہی جسکو اوسنے بہت سی سریانی - عربی - فارسی اور یونانی کتابون سے نہایت تحقیق اور محنت کے ساتہہ لکہا ہی - اس بڑی کتاب کا جسمین دنیوی اور دینی تاریخین دونون جمع ہین اوسنے اپنے اخیر وقت مین ایک خلاصہ عربی مین لکہا جسکا نام تاریخ الدول ہی اور جسکو پوکوک نے ۱۶۶۳ء مین چہاپا - یہہ محض خلاصہ نہین ہی -

یہہ واقعہ ابوالفرج کی اصلی سریانی تاریخ مین نہین ہی -

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اس مین بہت سی چیزین ایسی ہین جو اصل سُریانی مین نہین ہین - آیا یہہ مقامات بعد کے الحاق ہین یا خود ابوالفرج نے انکو بڑہایا ہی؟ بخوبی نہین معلوم ہوتا کیونکہ اس خلاصہ کے کل نسخے ناکامل ہین - یہہ واقعہ اسکندریہ کے کتب خانہ جلانے کا بہی جو عربی مین موجود ہی اصل سُریانی مین نہین پایا جاتا -

اس واقعہ کے فقط عربی مین پایے جانے کی یہہ وجہ بیان کی گئی ہی کہ چونکہ عربی کو ابوالفرج نے خاص مسلمانون کی ضرورت سے لکہا تہا اسواسطے اوسنے عربی خلاصہ مین یہہ واقعہ بڑہادیا کیونکہ اس واقعہ کا اثر مسلمانون پر بہت زیادہ پڑتا تہا - بہرحال اس واقعہ کا اصل سریانی مین نہوتا نہایت عجیب امر ہی اور اوس سے زیادہ تعجب خیز یہہ امر ہی کہ یہہ واقعہ ٹیٹکیٹس اور المکین کی تاریخون مین نہین پایا جاتا یوٹیکیٹس دسوین صدی مین خاص اسکندریہ مین پیٹریارک تہا (اوسکی وفات کا سنہ ۹۴۰ء ہی) اور اوسنے اسکندریہ کی فتح کا حال نہایت تفصیل سے لکہا ہی - اسمین شک نہین کہ چونکہ وہ خاص موقع واقعہ پر تہا اسواسطے اوسنے جن ذرایع سے اپنی تاریخ لکہی تہی وہ یقیناً متعدد اور قابل اعتبار ذرایع ہونگے - وہ خود ایک عالم آدمی تہا اور اوسکی نظر مین اتنے بڑے کتب خانہ کا تلف ہوجانا جسمین یقیناً بہت سی کتابین نصرانیون کے کام کی بہی موجود تہین ایک نہایت اہم اور افسوسناک واقعہ تہا اور اوسکو کوئی امر مانع نہین تہا کہ وہ مسلمانون کے اس کتب خانہ کو جلانے کا واقعہ تفصیل کے ساتہہ لکہتا -

قدیم عیسائی مورخ [illegible] اس واقعہ کو [illegible]

المکین بہی (جسکا زمانہ تین سو سال بعد تہا) نصرانی تہا اور اوسنے اپنی تاریخ مصر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مین لکھی - اوسنے بھی نہایت تفصیل سے اسکندریہ کی فتح کے واقعہ کو لکھا ہی لیکن اوسنے بھی اس کتب خانہ کے جلانے کی بابت ایک لفظ تک نہین لکھا - یہ دونون قدیم اور بلعید کے مورخ مقام واقعہ سے بہ نسبت ابوالفرج کے قریب تر تھے - کیونکہ ابوالفرج نے اپنی کتاب ایشیا کے کوچک مین تصنیف کی اور قیاس بھی چاہتا ہی کہ اوسنے اپنے واقعات کو رومیون کی کتابون سے لیا ہی جنہین اسلام کی تاریخ بہت کچھہ رنگی ہوئی ہی - مورخین رومی نے اپنے کو بالکل اسلام کا مخالف دکھایا ہی اور وہ اسلام کو ایک نہایت عذاب کی نظر سے دیکھتے ہین - وہ سمجھتے ہین کہ اونکا فائدہ اسی مین ہی کہ وہ اسلام کو جسقدر ممکن ہو وحشی حالت مین دکھاوین اور یہہ بہت ہی قرین قیاس ہی کہ یہہ ساری کہانی کتب خانہ اسکندریہ کو جلا دینے کی انہین مورخین رومی کی ایجاد ہی - یہہ بھی ممکن ہی کہ ابوالفرج نے ایک اور واقعہ کو جو اوسکے بالکل مماثل ہی غلطی سے اسکندریہ کے بابت لکھدیا ہو - وہ واقعہ یہہ ہی کہ جسوقت سعد بن وقاص نے خلیفہ عمر کے وقت مین ایران کو فتح کیا ہی تو بہت سی فارسی کتابین اوسکے ہاتھہ لگین اور اوسنے خلیفہ سے دریافت کیا کہ یہ کتابین کیا کیجاوین اوسوقت خلیفہ نے یہہ جواب دیا کہ اونکو یا تو آگ مین ڈالدیا جاوے یا پانی مین -

ابوالفرج کے بیان کی مبالغہ آمیزی -

اگر ابوالفرج کے اس بیان پر ذرا غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ اوسمین نہایت مبالغہ ہی - کہا جاتا ہی کہ چار ہزار حمام اس کتب خانہ کی کتابون سے چھہ مہینے تک گرم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے رہے۔ یہہ تو بالکل قطب الدین کے اوس بیان کے مقابل مین رکھنے کے قابل ہی جو اوسنے ہلاکو کے وقت مین بغداد کے کتب خانہ کے نسبت لکھا ہی ہلاکو نے حکم دیا تہا کہ کتابین دجلہ مین ڈال دی جاوین اور اونکے ڈال دینے سے ایک پل بنگیا جسپر سے سوار اور پیدل گذرتے رہے اور اون کتابون مین سے اسقدر روشنائی دہلی کہ دجلہ کا پانی بالکل سیاہ ہوگیا۔

نہ فقط ابو الفرج کے بیان مین مبالغہ ہی پایا جاتا ہی بلکہ اوسکا بیان اور دوسری معتبر شہادتون کے خلاف بہی معلوم ہوتا ہی۔ مثلاً عمرو نے جو خط خلیفہ عمر کو فتح اسکندریہ کے بارہ مین لکہا ہی (آرنلڈ کے منتخبات عربی صفحہ ۱۴۵- اور ایوالڈ کی تحریر جرمن اورینٹل سوسیٹی کی روداد جلد ۳ صفحہ ۳۴۹) اوس مین یہہ عبارت ہی۔ مین نے شہر کو فتح کرلیا اوسکی موجودات کی مین تشریح نہین کرسکتا لیکن اتنے بیان پر اکتفا کرتا ہون کہ اوس مین چار ہزار قصر مین چار ہزار حمام چالیس ہزار خراجگزار یہودی چار سو تماشاہی سیرگاہین اور بارہ ہزار باغ جنکی ترکاری بکتی ہی۔ اسی خط مین یہہ بہی ہی کہ عربون نے شہر کو لوٹنا چاہا تہا لیکن عمرو نے اونکو اس سے باز رکہا اور خلیفہ سے ہدایت طلب کی۔ خلیفہ نے بہی اس ارادہ کو ناپسند کیا۔ کتب خانہ کے جلانیکا حکم ہرگز اس بیان کے ساتہ مطابقت نہین رکہتا۔ عمرو نے اپنے خط مین بہت سے عجائبات اور قیمتی چیزون کا جو اسکندریہ مین موجود تہین ذکر کیا ہی اور ایسا شخص جسکو خود ابو الفرج نے علم دوست سپہ سالار کہا ہی اتنے بڑے ذخیرہ کتب سے بالکل سکوت کرے

عمرو بن العاص کے مفصل خط مین کتبخانہ کا ذکر نہین ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیال مین نہین آتا۔

یہہ کہا جاسکتا ہی کہ عمرو نے کتب خانہ کا حال کسی دوسرے خط مین خلیفہ کو لکہا ہوگا۔ لیکن عمرو اسکندریہ مین بہت تہوڑے دلون رہا اور اس قلیل زمانہ مین اتنی مہلت نہ تہی کہ اوسکو اوس دوسرے (مفروض) خط کا جواب خلیفہ کے پاس سے ملتا۔

پس یہہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ آیا عربون کی فتح اسکندریہ کے وقت وہان کتب خانہ موجود تہا یا نہین؟ یہی سوال گبن نے بہی کیا ہی اور اوسنے بہی ابوالفرج کے بیان کو نہایت خلاف قیاس دیکہا ہی۔

اب ہم مختصر سی کیفیت اس کتب خانہ کی بیان کرتے ہین۔ اس کتب خانہ کا بانی بطلمیوس* اول الملقب بہ لاگی جسنے ایک بہت بڑا گروہ علما کا اپنے گرد جمع کیا تہا اور اسکندریہ کو ایک بہت بڑا مرکز علوم بنا دیا تہا۔ لیکن اوسکے عہد سلطنت مین اس کتب خانہ کی محض بنا پڑی تہی اور اوسکے بیٹے بطلمیوس* ثانی فلاڈلفس نے جسکا زمانہ تیسری صدی قبل مسیح ہی اوسپر اضافہ کیا اور میوزیم کو بہی نئی رونق دی۔ اس زمانہ مین یہ میوزیم شہرۂ آفاق اور مرجع وماوی تمام مشہور علماے عالم کا ہوگیا تہا اور تمام اقصاے عالم سے طلاب علم فلسفہ وہان آتے تہے۔ حقیقت مین یہہ اوس زمانہ مین مشہور ترین مدارس قدیم مین تہا اور اوس مین کل علوم وفنون کی تعلیم ہوتی تہی۔ اگرچہ اوسکے بعد کے زمانہ مین بہی کئی مشہور مدارس اور دار العلوم ہوے ہین مثلاً دار العلوم تسیلس* وایڈیسیا جو یونانی علوم کے واسطے مشہور مرکز گنے جاتے تہے لیکن اونمین سے کوئی بہی کیا بلحاظ وظائف

Ptolemaeus I Lag

کتب خانہ مذکور کی تاریخ۔

Ptolemaeus II Philadephus

*Visilis Hdes

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کیا بلحاظ شہرت اساتذہ اور نام آوری اسکندریہ کے مدرسے کو نہین پہونچتا ہی۔
کتب خانہ بہی ایک جزو اس مدرسہ کا تہا اور دونون کی ترقی روز افزون ہوتی گئی۔ ان
کتابونکی تعداد چار لاکہہ سے لیکر سات لاکہہ تک لکہی گئی ہی لیکن یہہ بیان مورخین متاخرین کا
ہی اور انہون نے کوئی قابل اطمینان حوالہ اس تعداد کی نسبت نہین دیا ہی۔ علاوہ
اس کتب خانہ کے جو مدرسہ سے متعلق تہا اور بہی کئی کتب خانے اسکندریہ مین موجود تہے
مثلاً معبد سارپس Sarpis کا کتب خانہ جسکا نام سیریم تہا اور جسکی بابت ٹرٹلین
Turtullian کی تحریر سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ تیسری صدی مسیحی تک موجود تہا۔
اسکے سوا کتب خانہ سیباسٹیم Sebastium اور کئی چہوٹے کتبخانے بہی تہے
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سات لاکہہ کی تعداد جو بیان کی گئی ہی وہ ان کل کتبخانون کی
مجموعی تعداد ہی۔

لیکن جہانتک خیال کیا جا سکتا ہی یہ شدومد اسکندریہ کے کتب خانہ کا سو
برس سے زیادہ نہین رہا کیونکہ دوسری صدی قبل مسیح کے نصف دوم ہی مین
یورجیٹس ثانی Euerjetes II کے زمانہ مین علما اور ذی کمال لوگ اسکندریہ سے نکال
دیے گئے تہے اور اسکی وجہ سے مدرسہ مین بہی جو بالکل کتب خانہ کا ایک جزو تہا
اور جسکی ساری عظمت ان علما سے تہی زوال آ گیا تہا۔

خود یورجیٹس ثانی Euerjetes II نے اپنی پہلی غلطیون پر متنبہ ہو کر اخیر مین
علم کیطرف توجہ کی اور صاحب تصنیف ہو گیا یعنی ایک کتاب علم حیوانات پر لکہی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہومر Homer کی نظم کو جمع کیا۔ اوسنے علما کو واپس بلانیکی کوشش کی لیکن کوئی آنے پر راضی نہوا فقط ارسٹارک Aristarch جو ایک مشہور شخص اور اوستاد یورجیٹس کا تھا اسکندریہ مین باقی رہ گیا اور علمی اشغال مین مصروف رہا۔ یورجیٹس ثانی سے جولیس سیزر Julius Caesar تک جو سو برس کا زمانہ ہی تاریخون مین متعلق کوئی پتہ اس مدرسہ کا نہین پایا جاتا ہی۔ جیولیس سیزر کے زمانہ مین اسیقدر معلوم ہوتا ہی کہ ۴۸ھ قبل مسیح مین میوزیم مین آگ لگ گئی تھی اور بہت بڑا حصہ کتابون کا اس آگ سے تلف ہوگیا تھا۔ اسٹرابو Strabo نے جو اس واقعہ کے بیس برس بعد یعنی ۲۴ قبل مسیح مین اسکندریہ گیا ہی وہان کی کل چیزون کو نہایت تفصیل کے ساتھہ لکھا ہی لیکن اوسنے کتب خانہ کا ذکر تک نہین کیا ہی۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اون نقصانات کی جو آگ کے سبب سے کتب خانہ مین واقع ہوگئے تھے اوسوقت تک بخوبی تلافی نہین ہوئی تھی لیکن اس تلافی کا آگے چلکر ہوجانا اس سے ثابت ہی کہ سیوٹن Sueetin اپنی کتاب سوانح دیاک لیشین Diocletian مین لکھتا ہی کہ اس بادشاہ نے اطالیہ کے کتب خانہ کی ضایع شدہ کتابونکی تجدید بذریعہ نقول کتب خانہ اسکندریہ سے کرلی تھی۔ رومی شاہنشاہون کے وقت مین سنین ترقی و سنین تنزل یکے بعد دیگرے کے بعد آتے گئے۔ کاراکلا Caracella نے جو بتاہی اسکندریہ پر ڈہائی تھی اوسکی تلافی الکزنڈر سیوریس Severus نے کی اور مدرسہ کو از سر نو جگایا اور سیوئیڈاس Suidas کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۳۹۰ء تک بھی میوزیم موجود تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن سراپیم اور اوسکے کتب خانہ کا حال اس وقت تک تاریکی مین پڑا ہوا ہی۔ یہہ تو معلوم ہی کہ سراپیس کا معبد جس سے وہ کتب خانہ متعلق تھا ۳۸۹ء مین تھیوڈوسیس اعظم Theodosius the Great کے وقت مین ایک نصرانی گرجا بنا دیا گیا تھا۔ آیا اس تبدیل کے وقت تک وہ کتب خانہ وہان موجود تھا یا ضائع ہو گیا تھا۔ یا کتابین قسطنطنیہ کو منتقل ہو گئی تھین مطلق معلوم نہین ہوتا۔

یہہ اخیر خیال یعنی کتابون کا قسطنطنیہ جانا زیادہ تر قرین قیاس ہی کیونکہ تھیوڈوسیس ثانی نے جو کتب خانہ پانچوین صدی مین قسطنطنیہ مین قائم کیا وہ زیادہ تر مصر اور ایشیاے کوچک کی کتابون سے بنا ہوا تھا۔

جب کل واقعات متعلقہ تاریخ کتب خانہ اسکندریہ پر غور کیا جاوے تو یہی نتیجہ نکلتا ہی کہ جس وقت عربون نے اسکندریہ کو فتح کیا ہی اوس وقت اس مشہور و معروف کتب خانہ کا جسکی شہرت اسقدر قدیم زمانہ مین تھی اور جسنے اوس زمانہ کی اشاعت علوم مین اسقدر مدد دی تھی کوئی حصہ باقی نہ بچا تھا اور اگر تھا بھی تو بہت ہی تھوڑا حصہ تھا۔ اقوام اور امم کی ترقی مین وہ قوت جاذبہ جو ہر چیز کو مرکز کیطرف کھینچتی ہی اور ساری ترقیون کو کسی ایک مرکز پر جمع کر دیتی ہی اور قوم کے دور افتادہ اجزا کو بہت ہی ضعیف طور پر مرکز سے ملاتی ہی اور زوال قوم مین تعجیل پیدا کرنے کا ایک بہت بڑا سبب بنجاتی ہی اس خاص موقع پر مصر و ایشیا مین بھی موجود تھی۔ یہہ نہایت قرین قیاس ہی کہ مصر کا دور سے دور کا حصہ بھی اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرکز علوم اس دار السلطنت کو اپنا علمی خراج بھیجنے پر مجبور رہتا۔ اور یہی بعلبی ان
انقطار دور و دراز کی تہی جسنے اسلام کی حیرت انگیز اور عالمگیر فتوحات کو (جو
ہر ایک خواننده تاریخ کے واسطے ایک پر عبرت اور تعجب خیز واقعہ ہی) ممکن
کر دیا تہا۔ پیروان دین محمدی نے بلاشک بہت سی باقیات صالحات زمانہ
قدیم کو نیست و نابود کر دیا لیکن اس مین بہی شک نہین کہ میری راے مین
یہہ الزام اسکندریہ کے کتب خانہ کو جلانے کا ان پر لگانا بالکل جہوٹ و افترا ہے

ترجمہ مضمون پروفیسر واٹ جسکو

اونہون نے اپنی کتاب تاریخ مصر مین درج کیا ہی

عربی مین ایک مثل ہی کہ الحدیث ذو شجون۔ ایک ایسی تصنیف مین جسکا
موضوع تفریح طبع ہو جسقدر چاہین دور از مطلب مضامین کا ذکر کر سکتے ہین زیادہ
سنجیدہ مضامین کی کتابون یا زیادہ باقاعدہ قسم کی تصنیفات مین سے بہی دور از
مطلب مضامین کا بیان کرنا بالکلیہ خارج نہین کیا جاسکتا بشرطیکہ ایسے بیانات سے
مصنف کی راے کی تشریح و تائید زیادہ ترعمدگی سے ہو سکتی ہو یعنی بشرطیکہ وہ
اس پیچ و پیچ راستے پڑہنے والے کو مقصد اصلی و غایت تحقیق تک پہونچا وے
کہ اوسکو خبر تک نہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی قسم کے تاریخی سلسلہ بیانات ہین جو ابو الفرج ہمیشہ اپنی ایک تاریخ مین جا بجا بطور شاخ در شاخ مضامین کے بیان کیا کرتا ہی فیلو پونس نے جو ناکام کوشش کتب خانۂ اسکندریہ کے بچانے کی کی تہی اور جسکا ذکر اس مصنف کے سوا کسی نے نہین کیا اوسکا حال ہمکو صرف اسی ذریعہ سے معلوم ہوا ہی کہ اس مصنف نے بعض واقعات کو ضمنی طور پر بیان کرنیکا طریق اختیار کیا تہا اس عیسائی فلاسفر نے عمرو بن العاص سے جسکو (حضرت) عمر نے سپہ سالار فوج مقرر کیا تہا جو درخواست کی تہی اوسکو اس عربی مورخ نے اسطرح تحریر کیا ہی۔[1]

مسٹر گبن لکھتا ہی کہ حضرت عمر کی کورانہ اطاعت کے ساتھ تعمیل کی گئی۔ کاغذ یا چمڑے کی کتابین چار ہزار حماموں مین تقسیم کی گئین اور وہ کتابین اسقدر ناقابل یقین کثرت سے تہین کہ اس بیشبہا ایندہن کے جلانے کے لیے چہ مہینے مشکل سے کافی ہوے۔ جب سے ابو الفرج کی تاریخ زبان لاطینی مین دنیا مین شائع ہوئی ہی یہہ قصہ بار بار منقول ہوا ہی۔ اور ہر مصنف نے زمانۂ قدیم کی تصنیفات علوم و فنون کی بربادی پر جسکی کبہی تلافی نہوگی نیکدلی سے غصہ و ماتم کیا ہی۔ لیکن میلان طبع استحکام کے ساتھ اسطرف ہی کہ واقعۂ مذکورۂ بالا اور اوسکے نتائج دونون سے انکار کیا جاوے یہہ واقعہ حقیقت مین ایک اعجوبہ ہی۔ مورخ مذکور خود لکھتا ہی کہ "فاسمع ما جری واعجب"۔

[1] اس عبارت کا بعینہ ترجمہ ہم اپنے مضمون مین نقل کر چکے ہین اس لیئے یہان اوسکا مکرر نقل کرنا بیفایدہ تہا۔ ۱۲ شبلی نعمانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آگے چلکر مسٹر گبن اس فقرہ پر ایک حاشیہ چڑھا کر لکھتے ہین کہ "یوٹیکس کی تاریخ اور المیسن کی تاریخ عرب مین اس قصہ کا پتہ لگانا عبث ہی - ابو الفدا و مرتدی (؟) و دیگر گروہ اہل اسلام کا سکوت چندان مفید قطعیت نہین ہی کیونکہ وہ عیسائیون کے لٹریچر سے جاہل تھے"۔

لیکن سب سے پہلے یہ دیکھنا ہی کہ آیا خود ابو الفرج کا بیان بھی مسٹر گبن نے صحیح صحیح نقل کیا ہی - یقیناً مورخ مذکور کے الفاظ سے یہہ نتیجہ نکالنا واجب ہی کہ یہہ کتابین شہر کے تمام چار ہزار حمامون مین جلانے کے لیئے تقسیم کی گئی تہین - یہہ کتابین خواہ کتنی ہی حمامون مین تقسیم ہوئی ہون ہر صورت مین ابو الفرج کی تحریر اور وہ معنی جو میری رائے مین اوس سے مفہوم ہوتے ہین بجا ہین وہ یہ نہین لکہتا کہ چہہ مہینے جلنے کے لیئے بمشکل ناکافی تہے - ایسا لکہنا اصل بیان کو غلط سمجہکر اوس پر غلط حاشیہ چڑہانا ہی - عربی مورخ - ابو الفرج کوئی بیان اس قسم کا نہین کرتا وہ صرف یہہ واقعہ بیان کرتا ہی کہ نصف سال مین کل کتابین جل چکی تہین لیکن وہ اس امر کی تصریح نہین کرتا کہ کسقدر حمامون کے ذریعہ سے اون کتابونکی بربادی عمل مین آئی - اسلیئے کتابون کی ناقابل یقین کثرت تو یک لخت جاتی رہی - اس تمام عرصہ مین جبکہ یہہ بانند قدیم کی یادگار بیشبہا کتابین بتدریج جلتی تہین کوئی خیال افسوس یا پشیمانی کا فاتحون کے دل مین پیدا نہوا نہ کوئی اس قسم کی خواہش پیدا ہوئی کہ اس گرانمایہ کتب خانہ کی باقیماندہ خزانون کو اب بہی تباہی و بربادی سے بچا لیا جائے - اس صورت مین ابو الفرج کا یہہ کہنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سچا ہی کہ "فاسمع واعجب" ان جنگلیون کے بیرحم غضب اور وحشیانہ جہالت کو سنو اور تعجب کرو۔

ثانیاً اگر ہم مسٹر گبن کی یہہ بات تسلیم کرلین کہ اس عام واقعہ کی نسبت صرف ابوالفرج ہی کی شہادت ہی تو بہی اوسکی واقعیت کی نسبت مجھکو کوئی معقول شبہہ کرنیکی وجہ معلوم نہین ہوتی۔ بلکہ بطریق تنزل مین اس سے زیادہ تسلیم کرونگا۔ مین یہہ بات کو بھی مان لونگا کہ ابوالفرج نے سریانی تاریخ مین اس واقعہ کا بیان نہین کیا۔ حالانکہ جس زمانہ مین وہ واقعہ وقوع مین آیا اوس زمانہ کا اوسنے عام طور پر ذکر بہی کیا ہی۔

ان دونون عام تاریخون کی کیفیت جن مین سے ایک زبان عربی مین لکہی گئی ہی اور دوسری سریانی مین بذریعہ دو کتابون کے جن کی حال مین اشاعت ہوئی ہی بخوبی بیان کی جا سکتی ہی۔

کچہہ عرصہ گذرا ایک کتاب شائع ہوئی تہی۔ بلحاظ اس امر کے کہ اوس کتاب مین واقعات کا نہایت سلیقہ سے انتخاب کیا ہی اور اونکو عمدگی سے ترتیب دی ہی اور اون واقعات کے ثبوت مین شواہد بیان کیئے ہین اور اس امر کی تحقیق مین کہ اونمین باہم ایک دوسرے کے ساتھہ کیا مناسبت ہی نہایت فراست ظاہر کی ہی اور تمام نتائج قواعد منطق کی سخت پابندی کے ساتھہ نکالے ہین اور اونکو دلیرانہ فصاحت سے بیان کیا ہی وہ کتاب نہ صرف اہل برطانیہ کی تعریف و شکریہ کی مستحق ہی بلکہ ہر شخص جو صداقت اور انصاف اور انسانیت کو دوست رکھتا ہی اوسکا شکریہ اور تعریف و تحسین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہہ عالمانہ تصنیف تاریخ سیاست ملک برطانیہ کلان و فرانس ہی جو بیرسٹے فاضل و سیت مسٹر ہربرٹ مارشل نے جرمنی و انگریزی زبان مین لکھی ہی۔ انگریزی ایڈیشن کی نسبت مصنف مذکور یون لکھتا ہی کہ اس کتاب کو جو اب اہل برطانیہ کے روبرو پیش کی جاتی ہی ایک معنی مین ترجمہ کہہ سکتے ہین کیونکہ یہہ کتاب ابتدائً زبان جرمنی مین لکھی گئی تھی۔ لیکن جبکہ مصنف نے خود اس کتاب کو لکھا ہی اسلیئے اسکو اصل کتاب کہلانے کا بھی اوتنا ہی حق ہی۔ درحقیقت یہہ کتاب لفظی ترجمہ نہین ہی بلکہ اوسی ایک مضمون کو دوسری زبان مین تحریر کیا ہی اور اونہی پہلی سندون سے اوسکا ثبوت دیا ہی۔ مختلف مقامات مین سے نئے امور بھی اضافہ کیئے گئے ہین اور اونکی ترتیب مین چند تبدیلیان کی گئی ہین علاوہ ازین جرمن مصنفون کے حوالے اور بعض فقرات جو اس ملک کے پڑھنے والون کے لیئے ناقابل فہم تو نہین مگر غیر دلچسپ تو ضرور ہوسے ترک کر دیے گئے ہین۔

اس بیان سے کسی قدر اوس امر کی تشریح ضرور ہو جائیگی جو مین ابو الفرج کی دو عام تاریخون کی نسبت جنمین سے ایک زبان سریانی مین ہی اور دوسری زبان عربی مین کہنا چاہتا ہون۔ ان دونون تاریخون مین عام طور پر ایک ہی مضمون بیان کیا گیا ہی لیکن جیسا مصنف نے اپنی دانست مین اوس قسم کے پڑھنے والون کے لیئے جنکے لیئے اوسنے یہ کتاب لکھی کسی امر کو نہایت دلچسپ سمجھا اوسکے لحاظ سے کہین کہین کچھ امور اضافہ کیے گئے ہین اور کہین کہین فروگذاشت بھی ہوئی ہی۔ مثلاً متعدد واقعات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محاصرہ و فتح عکہ اور مختلف پیغامات جو رچرڈ شیر دل اور اوسکے فیاض حریف صلاح الدین
کے درمیان آئے گئے وہ شام کی تاریخ مین زیادہ تفصیل سے بیان کیے گئے
ہین - لیکن عربی تاریخ مین اونسے بالکل سکوت کیا گیا ہی - برخلاف اس کے
فلوپونس کا درخواست کرنا اور کتب خانۂ اسکندریہ کا جلایا جانا عربی تاریخ مین بیان
کیا گیا ہی - اور تاریخ شام مین اوسکا ذکر ترک کیا گیا ہی - اس قسم کی مثالین بیشمار ہین
اور ہر ایک شخص اسکا خود فیصلہ کرسکتا ہی - کیونکہ دونون تاریخین اصلی زبان مین مع
لاطینی ترجمہ کے پبلک کے روبرو موجود ہین -

مجھے توقع ہی کہ اب آیندہ مسٹر گبن کا یہہ اعتراض کبھی نہ سنا جائیگا کہ جبکہ ایکطرف صرف
ایک اجنبی شخص کی تحریر ہی جسنے تیرھوین صدی کے اخیر مین ملک میڈیا کے حدود مین
بیٹھکر کتاب لکھی اور دوسری طرف ایسے دو قدیم مورخون کا سکوت ہی جو دونون عیسائی
اور خاص مصر کے رہنے والے تھے اور انمین سے بطریق یوٹیکس نے جو زیادہ تر
قدیم ہی واقعات فتح اسکندریہ کو تفصیل سے بیان کیا ہی - اسلیئے ان دونون مورخون کا ہی
پلہ بھاری رہتا ہی - جب خود ابوالفرج نے اپنی شام کی عام تاریخ مین عمرو کی سوانح عمری
بیان کی اور فتح اسکندریہ کا ذکر کیا اور باوجود اسکے کتب خانے کے جلائے جانے کا
ذکر نہین کیا بلکہ فلوپونس کا نام تک نہین لیا تو دوسرے دو مورخ بھی ایسا ہی کیون
نہین کرسکتے تھے ؟ اس امام مشرق کا جو علمی اور مذہبی پایہ ہی اور اوسکی سنجیدگی و تقدس
کی دو صفتون کی نسبت مسلمانون اور عیسائیون نے جو کچھ متفق الرای ہوکر لکھا ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اوسکے لحاظ سے میری راے مین اگر وہ اپنی شہادت مین تنہا بھی ہوتب بھی اوسکی شہادت مسٹر گبن کی حقیر خردہ گیری کی نسبت بہت زیادہ وزن رکھتی ہے۔

لیکن ہم مسٹر گبن کی منفیانہ دلیل کے مقابلہ مین دو عربی مورخون کی اثباتی شہادت پیش کرنے کی جرأت کرینگے یہہ دونون مورخ ایسے مستند مصنف ہین کہ اونکے مستند ہونیکی نسبت کوئی اعتراض نہین کیا جاسکتا۔ اور وہ دونون مذہب اسلام کے نہایت سرگرم معتقد ہین میری مراد مقریزی اور عبد اللطیف سے ہے جو اس واقعہ یعنی کتب خانہ کے جلانے کا ذکر کرنے مین ہی متفق الراے نہین ہین بلکہ ہمکو ٹھیک ٹھیک اوس مقام کا نشان دیتے ہین جہان کتب خانہ مذکور قائم تہا۔ کیونکہ مینارون کا ذکر کرنے کے بعد جنکو عموماً پامپی کے مینار کہتے ہین اور بعض قدیم عمارتون کے کہنڈرات کا حال لکھکر وہ یہہ لکھتے ہین کہ اس مقام پر وہ کتب خانہ تہا جو عمرو بن العاص نے خلیفہ عمر کے حکم سے جلایا تہا۔ اسلیئے مین یہہ نتیجہ نکالتا ہون کہ عمرو بن العاص کا کتب خانہ کو جلانا یا ٹھیک یون کہنا چاہیئے کہ برباد کرنا اور اوسکا اصل مقام ایسے طور پر محقق ہے کہ اوس مین کوئی نزاع نہین ہوسکتی۔

٢٧٨٠

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

CALL No. ۸۹۱۰۳۵

ACC. NO [illegible]

AUTHOR شبلی نعمانی

TITLE [illegible]

Date	No	Date	No.

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.

URDU SECTION

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "